



# بانگ اردو

## دسوچار جماعت



سرکاری فیصلہ نمبر: ابھیاس-۲۱۱۶/۳۳ (پر-نمبر ۱۶) ایں ڈی-۲۵ موزوٰحد ۲۰۱۶ / اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی ۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ء کو منعقدہ نشست میں اس کتاب کو درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

## کمپوزٹ کورس کے نئے نصاب کے مطابق

باعِ اُردو

## دسویں جماعت

(Composite Course)

2018



مہارا شہزادیہ پاٹھیہ پُنتک زمّتی و ابھیاس کرم سنشو دھن منڈل، پونہ-۳



اپنے اسماڑٹ فون میں انشال کردہ Diksha App کے توسط سے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن: 2018

© مہاراشٹر راجیہ پٹک زمٹی وابھیاس کرم سنودھن منڈل، پونے-۳۱۱۰۰۲

نئے نصاب کے مطابق مجلسِ مطالعات و ادارت اور مجلسِ مشاورت نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پٹک زمٹی وابھیاس کرم سنودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پٹک زمٹی وابھیاس کرم سنودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

#### Co-ordinator

Khan Navedul Haque Inamul Haque  
Special Officer for Urdu, Balbharati

#### D.T.P. & Layout

Asif Nisar Sayyed  
Yusra Graphics, Shop No. 5, Anamay,  
305, Somwar Peth, Pune 11.

#### Cover

Asif Nisar Sayyed

#### Production

Sachchitanand Aphale  
Chief Production Officer

Rajendra Chindarkar  
Production Officer

Rajendra Pandloskar  
Assistant Production Officer

Paper: 70 GSM Creamwove

#### Print Order

N/PB/2018-19/(0.06)

#### Printer

M/s. Sohil Enterprises, Thane

#### Publisher

Shri Vivek Uttam Gosavi  
Controller,  
M.S. Bureau of Textbook Production,  
Prabhadevi, Mumbai - 400 025.

#### مجلسِ مطالعات و ادارت

- ڈاکٹر سید یحیٰ نشپط (صدر)
- سلمیم شہزاد (رکن)
- سلام بن رزاں (رکن)
- احمد اقبال (رکن)
- ڈاکٹر قمر شریف (رکن)
- مشتاق بوجگر (رکن)
- ڈاکٹر محمد اسد اللہ (رکن)
- بیگم ریحانہ احمد (رکن)
- خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)

#### مجلسِ مشاورت

- ڈاکٹر سید صدر
- خان انعام الرحمن شبیر احمد
- خان حسین عاقب محمد شہباز خان
- ڈاکٹر ناصر الدین انصار
- عظیمی محمد یسین محمد عمر
- فاروق سید
- ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی
- وجاهت عبدالستار
- مومن شیم اقبال
- شیخ محمد شرف الدین محمد یوسف
- سجاد حیدر

## بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متنانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو  
ایک مقدار سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں  
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:  
النصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛  
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛  
مساوات بے اعتبار حیثیت اور موقع،  
اور ان سب میں  
اُخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور  
سامیکشیت کا تیقّن ہو؛  
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھپیں نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین  
ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں،  
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

## راشتہ گپت

جن گن من - ادھ نایک جیئے ہے  
بھارت - بھاگیہ و دھاتا۔

پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا،  
در اوڑ، اُتکل، بنگ،

وِندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،  
اُتھپل جل دھترنگ،

تو شیخ نامے جاگے، تو شیخ آشس مانگے،  
گاہے تو جیئے گا تھا،

جن گن منگل دایک جیئے ہے،  
بھارت - بھاگیہ و دھاتا۔

جیئے ہے، جیئے ہے، جیئے ہے،  
جیئے جیئے جیئے، جیئے ہے۔

## عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بھنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم و گوناگوں ورثے پر  
فخر محسوس کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک  
سے خوش اخلاقی کا برتنا کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا  
ہوں۔ ان کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

## پیش لفظ

عزیز طلبہ!

دسویں جماعت میں آپ کا استقبال ہے۔ اس جماعت میں آپ کی آموزش کے لیے 'باغِ اردو'، (Composite Course) آپ کو پیش کرتے ہوئے ہمیں بڑی مسرت ہو رہی ہے۔ پچھلی جماعت میں آپ باغِ اردو پڑھ چکے ہیں۔ اس میں کئی مضامین اور نظمیں آپ نے پڑھی ہیں اور کئی مشہور و معروف مصنفوں کی تحریروں اور شاعروں کے کلام کا مطالعہ بھی آپ نے کیا ہے۔ گزشتہ کتابوں میں شائع کئی کہانیوں سے آپ لطف انداز ہوئے اور آپ نے کئی سرگرمیاں مکمل کی ہیں۔ آپ اپنے اردو گرد موجود تحریریں یعنی اخبارات و رسائل بھی پڑھتے ہوں گے۔ اب آپ دسویں جماعت میں آچکے ہیں جہاں آپ مزید معیاری مواد کی تعلیم حاصل کریں گے اور زبان کو سمجھنے کی آپ کی صلاحیت مزید فروغ پائے گی۔

اردو صرف ایک مضمون کا نام نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ایک تہذیب جڑی ہوئی ہے۔ آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ہمیشہ مادری زبان اردو کا استعمال کرتے ہیں۔ لہذا معیاری اردو زبان کے استعمال پر زیادہ زور دیا جانا چاہیے۔ ہمارا مقصد آپ میں یہ خود اعتمادی پیدا کرنا ہے کہ آپ اردو زبان کو بہتر طور پر استعمال کر سکیں۔ اس کتاب میں شامل سرگرمیاں اس انداز سے ترتیب دی گئی ہیں جس سے آپ زبان کو بہتر طور پر استعمال کر سکیں، اس کے ذریعے آپ میں نئے علوم و فنون حاصل کرنے کی لگن پیدا ہو اور آپ کی تفہیم، تخلیق، تخلیل اور غور و فکر کی صلاحیت میں اضافہ ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ درست کتاب میں موجود مشقی سرگرمیوں میں آپ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اس کتاب کی آموزش کے دوران آپ کو جو بھی مشکل یا پریشانی محسوس ہو بلکہ اپنے استاد کے سامنے اس کا اظہار کریں۔ اس کتاب میں ایسی کئی سرگرمیاں شامل ہیں جن سے آپ بذاتِ خود علم حاصل کرنے کے قابل بن سکیں گے۔ ان سرگرمیوں میں آپ جتنا حصہ لیں گے اتنا ہی زیادہ آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔

کتاب کے مواد کے بارے میں آپ کے تاثرات جان کر ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ سال بھر آپ کی آموزش مسربت بخش رہے، یہی ہماری امید ہے۔

آپ کی عمدہ تعلیم اور بہتر مستقبل کے لیے نیک خواہشات!



(ڈاکٹر سنیل مگر)

ڈاکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نزق و  
ابھیاس کرم سنٹر دھन منڈل، پونہ - ४

پونہ۔

تاریخ: ۱۸ مارچ ۲۰۱۸ء، گلڈی پاڑوا

بھارتیہ سور: ۲۷، پھالگون ۱۹۳۹

## ہدایات برائے اساتذہ

دو سویں جماعت کی بارغ اردو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب پچھلی درسی کتابوں سے قدرے مختلف ہے کیونکہ بچوں کے لیے مفت اور لازمی حق تعلیم کے قانون ۲۰۰۹ء کے مطابق از سر نو مرتب شدہ تعلیمی نصاب ۲۰۱۲ء کی روشنی میں، تشکیل علم کے نظریے اور سرگرمیوں کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

آپ سے توقع ہے کہ آپ تعلیمی سال کے آغاز پر ابتدائی جانچ کے ذریعے بچوں کی ذہنی سطح کا تعین کر لیں۔ اس مقصد کے لیے تمام بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ ان میں زبان کی مطلوبہ استعداد پیدا ہو جائے۔

بچوں کی اس طبقہ کے دوران درج ذیل امور کا لاحاظ رکھا جائے تو سیکھنے اور سکھانے کا عمل مزید فائدہ بخش ہو گا۔

اس کتاب میں نشر اور نظم کے اسباق کی زبان کو نسبتاً آسان رکھا گیا ہے۔ اسباق میں جدت اور دلچسپی کو منظر رکھا گیا ہے۔ سماجی، تہذیبی، علمی اور اخلاقی اقدار پر مبنی مضامین اور کہانیوں کے ساتھ اس درسی کتاب میں سائنس اور زبان پر مضامین نیز ڈراما اور خط بھی شامل کیے گئے ہیں تاکہ طلبہ زبان و ادب کی عصری صورتِ حال اور سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقیات سے آگاہ ہو سکیں۔ آپ ان مشمولات کو پڑھاتے وقت اپنے طلبہ کی دلچسپی اور ان کے ذوق و شوق کا خیال رکھتے ہوئے اضافی معلومات یا مثالیں دے سکتے ہیں۔ بعض اسباق میں درسی نکات کی وضاحت اضافی معلومات کے خاکے یا چوکون بنانے کی گئی ہے۔

☞ کتاب میں شامل اسباق کا انتخاب اس طرز پر کیا گیا ہے کہ آپ ہر سبق کے مواد پر طلبہ سے مختلف سرگرمیاں کرو سکتے ہیں۔ آپ کی توجہ پڑھانے سے زیادہ تسهیل کاری پر رہے تاکہ بچے از خود زبان سیکھ سکیں۔ بہت سی سرگرمیاں اثرنیٹ سے جوڑ دی گئی ہیں تاکہ طلبہ کو آموزش کے دوران مواصلاتی ٹکنالوجی کے وسائل کے صحت مند استعمال کی عادت ہو سکے۔

☞ اس کتاب میں شامل اسباق میں جو مشقی سرگرمیاں دی ہوئی ہیں، آپ ان میں جدت اور تنوع پائیں گے۔ ان میں براہ راست سوال پوچھنے کا طریقہ ختم کر کے تو پیچی طرز کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ ان سرگرمیوں میں 'سوال بغیر سوالیہ نشان' (Question without question mark) کے نظریے کو اپنایا گیا ہے۔ مشقی سرگرمیوں کو مزید دلچسپ اور جاذب بنانے کے لیے رواں خاکے، ویب خاکے اور معنے وغیرہ بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ مشقی سرگرمیاں طلبہ کی تشکیل علم کی صلاحیت میں قبل لاحاظ اضافہ کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔ آپ اپنی فراست سے دیگر سرگرمیوں کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

☞ بچے جن الفاظ کے معنی نہیں جانتے، توقع ہے کہ وہ اپنے اساتذہ، تسہیل کار یا یافت کی مدد سے معلوم کریں۔ آپ انھیں اپنے طور پر اس کام کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ سبق کے آخر میں معنی و اشارات کے تحت مشکل الفاظ کے معنی اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی دیے گئے ہیں تاکہ طلبہ بہ آسانی لفظ کے مفہوم تک پہنچ سکیں۔ آج کل موبائل پر اردو کی مختلف لغات آسانی سے دستیاب ہیں اور ان کا استعمال بھی نہایت آسان ہے۔ آپ طلبہ کو اس جانب بھی راغب کر سکتے ہیں۔

☞ اسباق پر مشتمل اور نصاب میں شامل زبان کے قواعد کو عملی قواعد یعنی زبان کے روزمرہ استعمال کے پیش نظر آسان تر مثالوں اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قواعدی تفہیم کے لیے اسباق سے مثالیں دی ہوئی ہیں۔ دوسری مثالیں ڈھونڈنے یا تیار کرنے کی ہدایات بھی یہاں شامل ہیں۔ آپ ان ہدایات کی روشنی میں قواعد پڑھائیں اور ایسے موقع فراہم کریں کہ طلبہ از خود اپنے عملی قواعد کی تشکیل کر سکیں۔

اُمید ہے یہ درسی کتاب آپ کی توقعات پر پوری اُترے گی۔

## متوقع صلاحیتیں - دسویں جماعت (اردو - زبان دوم)

نمبر شمار	تدریسی اکائیاں	متوقع صلاحیتیں
۱	سننا	<ul style="list-style-type: none"> <li>کہانی، نظم، تقریر وغیرہ کلاس میں، جلسہ گاہ میں، ریڈ یوٹی وی نیز انٹرنیٹ اور یو۔ ٹیوب پر سنتا ہے۔ سنتے ہوئے مواد کو سمجھنا۔</li> <li>دی ہوئی ہدایات کو سن کر ان پر عمل کرنا۔</li> <li>خبروں، گیتوں کے علاوہ دوسرے سمعی مواد کو سنتے میں دلچسپی لینا۔</li> <li>خبر، کہانی، تقریر کے فرق کو سمجھنا۔ سنتے ہوئے مواد میں الفاظ کے صحیح تلفظ اور معنی کا خیال رکھنا۔</li> <li>محاوروں کے معنی سمجھنا۔ سادہ اور پچیدہ جملوں کی شناخت کرنا۔</li> </ul>
۲	بولنا	<ul style="list-style-type: none"> <li>جماعت کے ساتھیوں سے گفتگو کرنا۔ دیے ہوئے عنوان پر تقریر کرنا۔</li> <li>ڈرامے کے مکالموں کی ادا بینگی کرنا۔</li> <li>سیر و تفریح کا حال بیان کرنا۔ صحیح تلفظ کے ساتھ زبان کا استعمال کرنا۔</li> <li>دوستوں سے بات چیت کرنا اور انھیں آسان زبان میں ہدایت دینا۔</li> <li>مختلف مباحثوں میں حصہ لینا، کہانی کہنا، واقعات سنانا۔</li> <li>غم اور خوشی کے جذبات کے اظہار میں زبان اور لب و لمحے کا خیال رکھنا۔</li> </ul>
۳	پڑھنا	<ul style="list-style-type: none"> <li>کہانی، نظم، خبریں اور مکالموں کو بلند آواز اور خاموشی کے ساتھ پڑھنا۔</li> <li>تحریر کو صحیح طور پر معنی کا خیال رکھتے ہوئے پڑھنا۔</li> <li>فقروں اور جملوں کے معنوی ربط کو پڑھنے کے دوران سمجھنا۔</li> <li>اطراف میں لگے سائن بورڈ کو معنی کی تفہیم کے ساتھ پڑھنا۔</li> <li>ذخیرہ الفاظ اور پڑھنے کی رفتار میں اضافہ کرنا۔</li> <li>انٹرنیٹ پر دستیاب مواد مثلاً اخبارات، ای۔ بکس وغیرہ پڑھنا۔</li> </ul>
۴	لکھنا	<ul style="list-style-type: none"> <li>دی ہوئی مشقی سرگرمیوں کے جوابات اخذ کھانا۔</li> <li>سنتے ہوئے جملوں کو صحیح ترتیب سے لکھنا۔</li> <li>مختلف قسم کے خطوط جیسے مبارکبادی، تہنیتی، تقریب کے دعوت نامے وغیرہ لکھنا۔ معنے حل کرنا۔</li> <li>ذاتی خیالات کو تحریری صورت میں پیش کرنا۔</li> <li>مختلف عنوانات پر پندرہ تا بیس سطروں میں مضامین لکھنا۔ نظموں کے خلاصے تحریر کرنا۔ انٹرنیٹ پر اردو بلگ لکھنا۔</li> </ul>
۵	مطالعے کی صلاحیت	<ul style="list-style-type: none"> <li>درسی اور غیر درسی تحریریوں، اقوال، نعروں کا سمجھ کر مطالعہ کرنا۔</li> <li>مضامین کے سیاق و سبق کو سمجھنا۔</li> <li>درسی اور حوالہ جاتی کتابیوں کا مطالعہ کرنا۔ لغت کی مدد سے نئے الفاظ تلاش کرنا اور انھیں جملوں میں استعمال کرنا۔</li> <li>انٹرنیٹ پر دستیاب اردو انسائیکلو پیڈیا اور دیگر حوالہ جاتی کتابیوں کا مطالعہ کرنا۔</li> </ul>
۶	قواعد	<ul style="list-style-type: none"> <li> فعل - فاعل - مفعول، ضمیر - ضمیر کی قسموں، مبتدا - خبر، صفت - صفت کی قسموں کو سمجھنا۔</li> <li>صنعت - تجسس، صنعت مبالغہ کو سمجھنا۔</li> </ul>

## فہرست

### حصہ نثر

نمبر شمار		صنف/ موضوع	صنف/ شاعر	صفہ نمبر
۱	حضرت عمر بن عبدالعزیز	سواخ / سیرت / مذہبی شخصیت	شرف الدین ساحل	۱
۲	علم کا شوق	ادبی مضمون	عبدالسلام قدوائی	۳
۳	سالار جنگ میوزکیم	معلوماتی مضمون	ادارہ	۷
۴	گرم شال	کہانی / سماجی اخلاقی شعور	صالح عابد حسین	۱۱
۵	دودھ کی اہمیت	ڈراما / معلوماتی	حبیب توبیر	۱۷
۶	ایک خط	مکتب نگاری / انشا	پنڈت جواہر لال نہرو	۲۳

### حصہ نظم

۱	حمد	اللہ کی تعریف	عرفان جعفری	۲۶
۲	جشن آزادی	حب وطن	جان ثار آخرت	۲۸
۳	محنت	محنت کی عظمت	متین طارق باغچی	۳۱
۴	لندن کی ہوا	مشرقی روایت پسندی	اکبرالہ آبادی	۳۳
۵	اپر کرم	ماحولیات	محمد حسین آزاد	۳۵
۶	غزلیات		جلیل مانک پوری، فخر کلکم	۳۷ تا ۴۰
۷	رباعیات		جگت موہن لال روال، سلام سندھیلوی	۴۱

### اضافی مطالعہ

۴۳	پونے کی سیر	یوسف ناظم	*
----	-------------	-----------	---



## حضرت عمر بن عبد العزیز شرف الدین ساحل

۱

**پہلی بات:** حضرت عمر بن خطاب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ چوتھے خلیفہ حضرت علیؑ کے بعد خلافتِ راشدہ کا دور ختم ہوا اور خاندانی خلافت شروع ہوئی۔ ان میں بنو امیہ کے اموی اور بنو عباس کے عبادی خلیفہ مشہور ہیں۔ عباسیوں میں ایک خلیفہ ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کی یاد تازہ کر دی۔ اتفاق کی بات کہ ان کا نام بھی عمر ہی تھا۔ دنیا انھیں عمر بن عبد العزیز کے نام سے جانتی ہے۔ یہ سبق انھی کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہے۔

**جان پہچان:** ڈاکٹر محمد شرف الدین ساحل ۲۰ اگست ۱۹۳۹ء کو ناگپور میں پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور عربی میں ایم۔ اے کرنے کے بعد انہوں نے دو مرتبہ پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ مختلف تعلیمی اداروں میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ انہوں نے تحقیق، تدقیق، شاعری جیسی اصناف اور زبان و ادب کی تاریخ میں بہت کام کیا ہے۔ ان موضوعات پر ان کی متعدد تصانیف شائع ہو چکی ہیں جنھیں کئی اعزازات سے بھی نوازا گیا ہے۔ تازگی پر بھی ان کی نظموں کا مجموعہ ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز مسلمانوں کے مشہور خلیفہ تھے۔ خلیفہ بنی سے پہلے وہ بڑی شان و شوکت کی زندگی گزارتے تھے لیکن خلیفہ بنی ان کی زندگی بالکل بدل گئی۔ انہوں نے شاہانہ ٹھاٹ باٹ ترک کر دیا۔ اپنے سارے قیمتی لباس، سامان اور بیوی کے زیورات بیت المال میں داخل کر دیے اور انہیانی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے لگے۔

خلیفہ بنی کے بعد وہ بالکل سادہ لباس پہنتے، معمولی کھانا کھاتے اور کچھ سے مکان میں رہتے تھے۔ ان کی بیوی بچوں کی زندگی بھی سادگی سے گزرنے لگی۔ وہ چاہتے تو اپنے بیوی بچوں کو لذیذ کھانا کھلا سکتے تھے، عمدہ کپڑے پہنا سکتے تھے لیکن انھیں بیت المال سے رقم لینا گوارا نہ تھا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ عید قریب تھی۔ سب لوگ اپنے بچوں کے لیے نئے کپڑے بنوارے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کے بچوں نے بھی اپنی ماں سے نئے کپڑوں کی فرماش کی۔ ماں بے چین ہو گئیں۔ وہ شوہر کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا حال بیان کیا۔ بیوی کی بات سن کر انہوں نے فرمایا، ”فاطمہ! میرے پاس اتنی رقم کہاں ہے کہ بچوں کے لیے نئے کپڑے بنو سکوں؟“

حضرت عمر بن عبد العزیز انہیانی ایمانداری سے بیت المال کی حفاظت کرتے تھے۔ نہانے یا وضو کرنے کے لیے سرکاری باورچی خانے میں گرم کیا ہوا پانی بھی استعمال نہیں کرتے تھے۔ انھیں بیت المال میں رکھی ہوئی مشک کوئینگھا تک گوارا نہ تھا۔

ایک رات وہ کسی سرکاری کام میں مصروف تھے۔ اس کام کے لیے سرکاری چراغ جل رہا تھا۔ اتنے میں ایک ملاقاتی صرف ان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے آگیا۔ انھوں نے سرکاری چراغ بجھادیا اور اپنا ذاتی چراغ منگوا کر جلایا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اپنے ارد گرد خوشامد یوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اکثر عالموں کو بلواتے اور ان سے نصیحت کی درخواست کرتے۔ وہ چاہتے تھے کہ علام انصاف کرنے میں ان کی رہنمائی کریں، نیکی کے کاموں میں مدد کریں، حاجت مندوں کی حاجتیں ان تک پہنچائیں اور ان کے سامنے کسی کی غیبت نہ کریں۔ وہ ملازموں کے بھی آرام کا خیال رکھتے اور کسی کام کو مکر نہیں سمجھتے تھے۔ ایک بار رات کو کسی مہمان سے گفتگو فرمائے تھے کہ دفعۃ چراغ ٹھمٹمانے لگا۔ قریب ہی ایک ملازم سویا ہوا تھا۔ مہمان نے کہا کہ اس کو جگا دوں؟

بولے، ”سو نے دو۔“

مہمان نے کہا، ”میں خود اٹھ کر چراغ ٹھیک کر دوں۔“

فرمایا، ”مہمان سے کام لینا مناسب نہیں ہے۔“

وہ خود ہی اٹھے، برتن سے زیتون کا تیل لیا اور چراغ کو ٹھیک کر کے پلٹے تو کہا، ”جب میں اٹھا تھا تو عمر بن عبد العزیز تھا اور جب پلٹا تب بھی عمر بن عبد العزیز ہوں۔“

ان کے زمانے میں بڑی خوش حالی تھی۔ لوگ ان کے پاس کثرت سے مال لاتے اور کہتے کہ غریبوں میں بانٹ دیجیے لیکن وہ یہ کہہ کر مال واپس کر دیتے تھے کہ حاجت مندوں نے ملتے پھر یہ مال کسے دیا جائے؟

انھوں نے لوگوں کی سہولت کے لیے سرائیں بنوائیں، شراب پر پابندی لگائی، بے جارسموں کو ختم کیا، غلاموں اور باندیوں کو آزاد کروایا اور شاہی خاندان کے لوگوں اور حکومت کے افسروں کے ظلم و ستم سے عوام کو نجات دلائی۔ ان کی خلافت کا زمانہ صرف دو سال پانچ مہینے رہا۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اتنے کم عرصے میں یہ ساری اصلاحات عمل میں آگئیں۔ تاریخ میں ایسے عادل، نیک اور پرہیزگار حاکم کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔

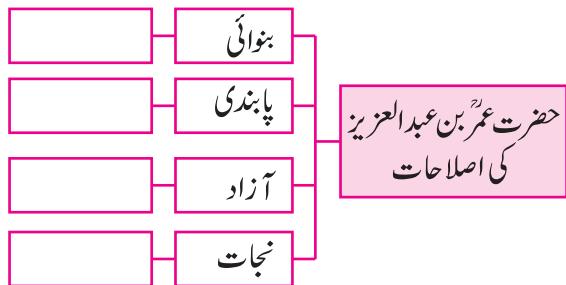
## معانی و اشارات

Ask, request	فرمائش	- مانگنا، خواہش کرنا	خلافتِ راشدہ	- پہلے چار خلیفہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر،
Musk	مشک	- ایک خاص ہرن کی ناف سے حاصل ہونے والی خوشبودار چیز	حضرت عثمان اور حضرت علیؑ کا دورِ حکومت	The period of caliphates
Need, requirement	حاجت	- ضرورت	Hazrat Abubakr, Hazrat Umar, Hazrat Usman and Hazrat Ali.	Shan و شوکت
Suddenly	دفعۃ	- یکاک، اچانک	Glory	- ٹھاٹ بات
Prosperity	خوش حالی	- اچھی حالت	Leave	ترك کرنا
سرائیں		- سرائیے کی جمع۔ مسافروں کے ٹھہر نے کی جگہ	Treasury	- چھوڑ دینا
Lodge			Baitul mal	- اسلامی حکومت کا خزانہ department of Islamic govt.

اصلاحات	- اصلاح کی جمع۔ غلطی دور کرنا، درست کرنا	Inappropriate	- غلط، غیر ضروری
Reforms		Salvation, rescue	
Justice	- انصاف کرنے والا	عادل	- چھکارا

## مشقی سرگرمیاں

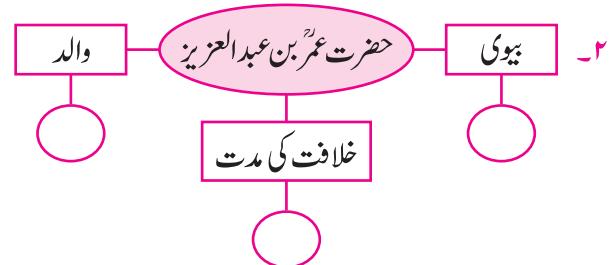
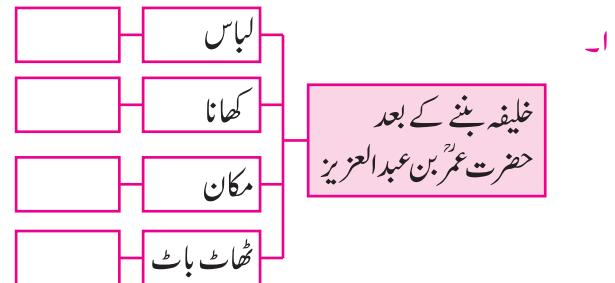
- ۳۔ حضرت عمر بن عبد العزیز ..... کو پسند نہیں کرتے تھے۔ (خوشامد یوں ، مشک)
- ۴۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں ..... تھی۔  
(بہت غربت ، بڑی خوشحالی)
- حضرت عمر بن عبد العزیز کی اصلاحات (عوامی سہولیات)  
درج ذیل نکات کے تحت لکھئے۔



- درج ذیل جملوں سے فعل، فاعل اور مفعول تلاش کر کے مناسب خانوں میں لکھئے۔
- ۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز سادہ لباس پہنتے تھے۔
  - ۲۔ انہوں نے سرکاری چراغ بجھا دیا۔
  - ۳۔ ملازم سویا ہوا تھا۔
  - ۴۔ لوگ اُن کے پاس کثرت سے مال لاتے تھے۔
  - ۵۔ بے جارسموں کو ختم کیا۔

مفعول	فعل	فاعل

- سینق کی روشنی میں حضرت عمر بن عبد العزیز سے متعلق ویب خاکے مکمل کیجیے۔



- عید کے موقع پر خلیفہ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ لکھیے۔ وہ واقعہ لکھیے جس سے پتا چلتا ہے کہ خلیفہ کو ملازموں کے آرام کا خیال تھا۔
- ملاقاتی کی آمد پر سرکاری چراغ بجھا دینے اور ذاتی چراغ جلانے کی وجہ لکھیے۔
- حضرت عمر بن عبد العزیز کی علماء سے امیدیں تحریر کیجیے۔
- مناسب لفظ چن کر جملے مکمل کیجیے۔

- ۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنے سے پہلے ..... کی زندگی گزارتے تھے۔  
(садگی ، شان و شوکت)
- ۲۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کو ..... قم لینا گوارانہ تھا۔  
(خلیفہ سے ، بیت المال سے)



**پہلی بات :** آج ہمارے سامنے علم کے خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ کتابوں سے لے کر انٹرنیٹ تک سارے ذرائع علم باختہ ہیں۔ پہلے زمانے میں لوگ علم حاصل کرنے کے لیے دور دراز علاقوں اور ملکوں کا سفر کیا کرتے تھے۔ اس سبق میں عربی، فارسی اور سنسکرت کے ایسے ہی ایک مشہور عالم ابو ریحان الہیروی کے حالات بیان کیے گئے ہیں جو علم کے شوق میں بھارت آئے تھے اور یہاں کافی عرصہ گزارا۔

**جان پچان :** عبد السلام قدواتی ۱۹۰۷ء میں رائے بریلی کے قصبہ پچراواں میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی۔ وہیں عربی زبان و ادب کی تدریس کے فرائض انجام دیے۔ پوندرہ روزہ اخبار 'تعمیر' کی اشاعت میں تعاون کیا۔ ان کی مشہور تصنیف میں ہماری بادشاہی، عربی زبان کے دس سبق، ہندوستان کی کہانی، قابل ذکر ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں ان کا انتقال ہوا۔

گیارہویں صدی عیسوی میں افغانستان سے ایک بہت بڑے عالم ہندوستان آئے۔ ان کا نام تھا ابو ریحان الہیروی۔ الہیروی نے یہاں رہ کر سنسکرت زبان سکھی اور ہندوستانی تہذیب اور رہنمائی کا بغور مطالعہ کیا۔ اپنے مطالعے اور معلومات کی روشنی میں انہوں نے عربی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام 'کتاب الہند' ہے۔ وہ زندگی کی آخری سانس تک علم حاصل کرنے میں لگے رہے۔

الہیروی کے زمانے کے ایک نامور عالم کا بیان ہے کہ الہیروی جب بیمار پڑے تو وہ عیادت کرنے والوں سے اپنی تکلیفیں بیان کرنے کی بجائے علمی گفتگو کرتے تھے۔ جب ان پر بیماری کا پورا غلبہ ہوا، ان کے صحبت یا ب ہونے کی کوئی امید باقی نہ رہی اور ہر آن ان کی زندگی کا چراغ گل ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو ان کے تمام دوست، شاگرد اور عقیدت مند بے چین ہو گئے۔ عیادت کرنے والوں کا تانتابندھ گیا۔

جب میں نے سنا کہ ان کی حالت نازک ہے تو میں بھی عیادت کے لیے گیا۔ دیکھا تو ہوش اڑ گئے۔ علم و تحقیق کا یہ پتلا زندگی اور موت کی کشش میں بتلا تھا۔ ہر لمحہ سانس رک جانے کا ڈر تھا لیکن مجھے دیکھ کر وہ اپنی بیماری بھول گئے اور سخت کمزوری کے باوجود انہوں نے ایک مشکل علمی مسئلہ حل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مجھ سے کہنے لگے، ”اچھا ہوا آپ وقت پر آ گئے۔ میں کچھ دیر سے ایک مشکل مسئلے کے بارے میں غور کر رہا ہوں لیکن ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ عالم ہیں۔ مہربانی فرمائ کر یہ مسئلہ مجھے سمجھا دیجیے۔ آپ کا بڑا احسان ہو گا۔“

البیرونی کی یہ بات سن کر میں اچنپھے میں پڑ گیا۔ اس آخری وقت میں بھی ان کا یہ شوق! میں حیرت سے ان کا منہ تکنے لگا۔ میری اس خاموشی نے انھیں پریشان کر دیا۔ کہنے لگے، ”آخراً آپ خاموش کیوں ہیں؟ کیا یہ مسئلہ آپ کے لیے بھی مشکل ہے؟“ میں نے کہا، ”نہیں! مسئلہ کا حل میرے لیے مشکل نہیں ہے لیکن میں حیران اس بات پر ہوں کہ آپ کی یہ حالت، بیماری کی یہ شدت اور ایسے نازک اور مشکل وقت میں آپ ایک مسئلہ کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت اس سے کیا حاصل؟ اب مزید علم حاصل کر کے کیا کیجیے؟“

میں سمجھتا تھا کہ میری بات سن کر البیرونی کسی مسئلے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں گے مگر وہاں تو علم کے شوق کا اور ہی عالم تھا۔ کہنے لگے، ”آپ سمجھتے ہیں کہ میرا آخری وقت آگیا ہے اور اس موقع پر کسی نئے مسئلے کو سمجھنے کی ضرورت کیا ہے لیکن میرے محترم! اگر مرنے سے پہلے میں ایک اور نیا مسئلہ جان جاؤں تو کیا مجھے خوشی نہیں ہوگی؟ مرنے سے پہلے میں آخر اس خوشی سے کیوں محروم رہوں؟“

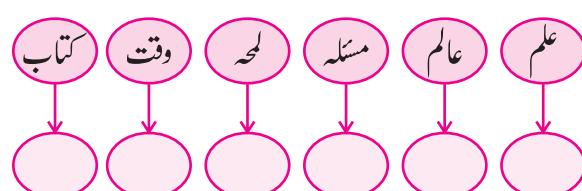
البیرونی کا یہ جواب سن کر میں دنگ رہ گیا۔ علم کا شوق ہوتا ایسا ہو۔ میں نے اس مسئلے پر گفتگو شروع کی اور اس کی باریکیاں سمجھانے لگا۔ البیرونی دلچسپی کے ساتھ میری بات سننے لگے اور اسی حال میں اُن کی روح پرواز کر گئی۔

## معانی و اشارات

بیماری کا غلبہ ہوا	-	بیماری بڑھ گئی
زندگی کا چراغ	-	مراد زندگی ختم ہونا
گل ہونا	{	گل ہونا
عیادت	-	بیمار کا حال پوچھنا
تانتابندھنا	-	لگاتار آنا
		Coming abundantly, rush

## مشقی سرگرمیاں

♦ دیے ہوئے الفاظ کی جمع لکھیے۔



♦ خاکہ کمکل کیجیے۔



♦ سبق کی مدد سے البیرونی کا روایا خاکہ کمکل کیجیے۔

ابوریحان البیرونی گیا رہوں صدی عیسوی میں سے

آئے۔

سیکھی۔

مطالعہ کیا۔

لکھی۔

## تحریری سرگرمی

### نکات کی مدد سے کہانی لکھیے۔

دودوست ..... جنگل سے گزر ..... اچانک سامنے سے رپچھ  
آتا دکھائی دینا ..... گھبرا نا ..... ایک دوست کا پیڑ پر چڑھنا  
دوسرے کا نہ چڑھ پانا ..... زمین پر لیٹنا ..... رپچھ کا  
آن ..... سونگھنا ..... آگے بڑھ جانا ..... دوست کا وجہ پوچھنا  
جواب دینا ..... نتیجہ .....  
.....

## عملی قواعد

درج ذیل جملے غور سے پڑھیے۔

- ۱۔ والدین بچوں کے لیے کپڑے بناتے ہیں۔
- ۲۔ احمد نے ایک خط لکھا۔
- ۳۔ یاسین سنترے کھائے گی۔

پہلے جملے میں الفاظ بناتے ہیں، دوسرے جملے میں 'لکھا' اور تیسرا جملے میں 'کھائے گی' سے کام کا کرنا ظاہر ہوتا ہے۔ ان الفاظ کو  **فعل (Verb)** کہتے ہیں۔ اسی طرح الفاظ والدین، احمد، یاسین کام کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو لفظ کام کرنے والے کے لیے آتا ہے، اسے **فاعل (Subject)** کہتے ہیں۔ عام طور پر 'کون' اور 'کس نے' کے جواب میں فاعل آتا ہے۔

ان جملوں میں فعل اور فاعل کے علاوہ کچھ اور باقی بھی کہی گئی ہیں۔ پہلے جملے میں فعل بناتے ہیں، کا اثر کپڑے پر پڑا۔ اگر سوال کریں کہ والدین نے کیا بنایا؟ تو جواب ہوگا، کپڑے۔ اسی طرح دوسرے جملے میں لکھنے کا اثر خط پر اور تیسرا جملے میں کھانے کا اثر سنترے پر ہوتا ہے۔ الفاظ کپڑے، خط اور سنترے اسم ہیں۔

جس اسم پر فعل کا اثر ظاہر ہوا سے **مفعول (Object)** کہتے ہیں۔ یہاں کپڑے، خط اور سنترے مفعول ہیں۔

## فقرہ اور محاوروں کی مفہوم سے جوڑیاں لگائیے۔

مفہوم	فقرے / محاورے
زندگی ختم ہونا	آخری سانس تک
زندگی کے آخر وقت تک	زندگی کا چراغ گل ہونا
حیران رہنا	تانتا بندھنا
لگاتار آنا	ہوش اُڑ جانا
بہت زیادہ تعجب ہونا	دنگ رہ جانا
پریشان ہونا	اچنچھے میں پڑ جانا

درج بالا فقرہ اور محاوروں کو اپنے جملے میں استعمال کیجیے۔

البیرونی کے علم کے شوق کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

البیرونی کے زمانے کے نامور عالم کا بیان لکھیے۔

البیرونی کے آخری وقت عالم سے گفتگو کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ذیل کے جملوں کو سبق کی ترتیب کے مطابق لکھیے۔

۱۔ آپ سمجھتے ہیں کہ میرا آخری وقت آگیا ہے۔

۲۔ علم و تحقیق کا یہ پتلا زندگی اور موت کی کشمکش میں بتلا تھا۔

۳۔ ان کے صحت یا بہت کی کوئی امید باقی نہ رہی۔

۴۔ البیرونی نے یہاں رہ کر سنسکرت زبان سیکھی۔

**جملے کی قسم پہچان کر لکھیے۔**

۱۔ گیارہوں صدی عیسوی میں افغانستان سے ایک بہت بڑے عالم ہندوستان آئے۔

۲۔ مجھے دیکھ کروہ اپنی بیماری بھول گئے اور سخت کمزوری کے باوجود ایک مشکل علمی مسئلہ حل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

۳۔ مرنے سے پہلے میں آخر اس خوشی سے کیوں محروم رہوں؟

۴۔ اس آخری وقت میں بھی ان کا یہ شوق!



**پہلی بات :** پرانی عمارتیں ہمیں اپنے بزرگوں کے کارنا موں کی یاد دلاتی ہیں مثلاً تاج محل، لال قلعہ، بی بی کا مقبرہ، قطب مینار، ہماں یون کا مقبرہ وغیرہ۔ کچھ عمارتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں قدیم زمانے کی عجیب و غریب، یادگار اور انوکھی چیزیں عوام کی دلچسپی کے لیے محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ ان عمارتوں کو عجائب گھر (میوزیم) کہا جاتا ہے۔ اس سبق میں حیدر آباد کے مشہور سالار جنگ میوزیم کے بارے میں معلومات دی گئی ہے جسے نواب میر یوسف علی خان نے قائم کیا تھا۔ اس میں دنیا بھر کی نادر و نایاب چیزیں جمع کی گئی ہیں جنہیں دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص ہندوستان کے مشہور شہر حیدر آباد کی سیر کر چکا ہے تو اُس نے وہاں کی کم از کم دو چیزیں ضرور دیکھی ہوں گی؛ ایک سلطان قطب شاہ کا تعمیر کیا ہوا 'چار مینار' اور دوسرا حیدر آباد کے نواب میر یوسف علی خان کا 'سالار جنگ میوزیم'۔ نواب میر یوسف علی خان سالار جنگ کے باپ دادا آصف جاہی بادشاہوں کے وزیر رہ چکے تھے مگر یوسف علی خان صرف حیدر آباد کے وزیر ہے۔ سالار جنگ کو بچپن ہی سے نادر و نایاب چیزیں جمع کرنے کا شوق تھا۔ جہاں کہیں کوئی انوکھی چیز دیکھ لیتے، فوراً خرید لیتے۔ ان کا یہ شوق عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ انہوں نے اپنی ساٹھ سال کی عمر تک بہت ساری چیزیں خرید کر جمع کیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سامان کا صرف ایک حصہ سالار جنگ میوزیم کی زینت ہے۔ میوزیم بھی ایسا کہ ساری دنیا میں مشہور ہے۔ دنیا بھر کے لوگ اسے دیکھنے حیدر آباد پہنچتے ہیں اور میوزیم کی آرائش اور اس کے عجائب دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔

یہ میوزیم پہلے نواب یوسف علی خان سالار جنگ کے محل 'دیوان ڈیور ہی' میں تھا۔ بعد میں اسے نئی عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔

جیسے ہی آپ میوزیم میں داخل ہوں گے، سب سے پہلے آپ کو نواب صاحب کی بچپن سے بڑھاپے تک کی مختلف تصویریں نظر آئیں گی۔ کچھ آگے بڑھیے تو وسیع دالان میں سنگ مرمر کے خوبصورت مجسمے آپ کو ملیں گے۔ آپ کو ایسا محسوس ہو گا کہ تجھ کے انسان کھڑے ہیں۔

پاس والے کمرے میں طرح طرح کی گڑیاں ہیں؛ چینی، جاپانی، انگلستانی، کچھ شیشے کی ہیں اور کچھ صندل کی۔ جواہرات کی نئی نئی گڑیاں ایک خاص شوکیس میں رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ان گڑیوں کے کھانے پینے کے برتن، ان کے گھر، نہاس اسکول، چشمہ لگائے ہوئے ایک استاد، گھنٹا بجا تا ہوا ایک چپر اسی، ان سے ہٹ کر بے شمار چائے کے سیٹ، شربت کے

گلاس اور رنگ برلنگی چڑیاں، یہ سب چیزیں اسی خاص شوکیس میں سمجھی ہوئی ہیں۔ رنگ برلنگی چڑیاں ایسی ہیں کہ ہم آپ نے اتنی اور ایسی چڑیاں تصویریوں میں بھی نہ دیکھی ہوں گی۔

ہال میں کچھ آگے بڑھیے تو یہاں طرح طرح کے باجے ملتے ہیں۔ آپ چاہے کوئی ساز بجانانہ جانتے ہوں مگر آپ کا دل چاہے گا کہ فوراً ان باجوں کو بجانے لگیں۔ پاس والے وسیع کمرے میں نہیں سی ریل گاڑی اسٹیشن پر کھڑی نظر آئے گی۔ بڑا پیارا اسٹیشن ہے۔ آپ خود ہاتھ نہ لگائیں۔ گائیڈ سے کہیے وہ آپ کو یہ نہیں سی ریل گاڑی چلا کر دکھائے گا۔ چھوٹا سا انجن پٹریاں بدلتا ہوا آگے بڑھے گا۔ سگنل سے گزر کر ایک سرنگ میں گھس جائے گا اور سرنگ سے نکل کر ایک پل سے گزرے گا۔ پھر راستے کے گیٹ کو طے کر کے دوسری جانب بنے ہوئے اسٹیشن پر رُک جائے گا۔

پاس والے کمرے میں دیہات کا جیتا جا گتا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ ساری چیزیں مورتیوں، مجسموں اور عمارتوں کی شکل میں دکھائی گئی ہیں جیسے پہاڑ، ندیاں، ہرے ہرے کھیت، آم کے پیڑ، پیڑوں پر جھولے، پینگیں لیتی ہوئی عورتیں، کنوں، پنہاریاں، کسی کے سر پر دو، کسی کے سر پر چار مٹکیاں، مدرسہ جہاں بچے پڑھ رہے ہیں اور تختیوں پر لکھ رہے ہیں۔ گاؤں کا استاد پکڑی باندھے اور چھڑی لیے ایک لڑکے کو مرغایا بنائے کھڑا ہے۔ آگے ایک مندر اور ایک مسجد ہے۔ موذن اذان کے لیے ہاتھ کانوں سے لگائے ہوئے ہے۔ ادھر جو ہڑ میں بھینسیں ہیں۔ ایک بھینس پر چڑواہا لڑکا بیٹھا بانسری بجارتا ہے۔ دوسری طرف شادی ہو رہی ہے، منڈپ سجا ہے۔ نوبت والے جھوم جھوم کر شہنائیاں بجارتے ہیں۔ پھر ادھر کھپر میل کے کچے گھروں کی لمبی قطاریں اور پختہ مکان ہیں، پھر سبزہ زار ہے، میدان ہیں۔ میدان سے ادھر کچھ گلیاں اور آخر میں دریا کے کنارے مرکٹ اور قبرستان دکھایا گیا ہے۔

دوسرے کمرے میں آئیے تو سارا کمرہ ہاتھی دانت کے سامان سے بھرا ہے۔ چھوٹی بڑی کٹوریاں، سنگھار کے آئینے، پیالیاں، گلاس، تاج محل اور دوسرے منظر، تصویریں، پرندے، شیر ببر، ہاتھی، گھوڑے، ہرن، طرح طرح کے کھیل کی چیزیں، پہاڑ، درخت، غرض یہاں کی ہر چیز ہاتھی دانت کی بنی ہوئی ہے۔

اس کمرے سے ملا ہوا ایک اور وسیع ہال ہے۔ اس میں ایک جنگ کا میدان دکھایا گیا ہے۔ اس میدان میں مختلف ملکوں کی فوجیں طرح طرح کی وردیاں پہنے جنگ کے لیے تیار کھڑی ہیں۔ پرانے زمانے کی لڑائی کے ہتھیار بھی ہیں اور میدان میں لڑاکا طیارے، ٹینک اور بم بھی موجود ہیں۔ سارے میدان میں نئے نئے سپاہی صفیں بنائے کھڑے ہیں۔

ایک اور کمرے میں انگلستان اور فرانس کے قدیم اور مشہور کارخانوں کے بنائے ہوئے طرح طرح کے رنگ برلنگے کھلونے ہیں۔ ایسے عجیب و غریب کھلونے کہ آپ انھیں دیکھ کر دنگ رہ جائیں۔ اس کے علاوہ سامنے میوزیم میں کانسے، تانبے، لکڑی، سنگ سیاہ اور سنگ مرمر کے بے شمار مجسمے ہیں۔ زہر پہچانے والے کھانے کے برتن ہیں۔ یشب، عقین، الماس اور دوسرے جواہرات کی انگوٹھیاں ہیں۔ مشہور بادشاہوں اور شہزادیوں کے تختjer ہیں۔ بابر، ہمایوں اور نور جہاں کے تختjer بھی ہیں۔

یہاں طرح طرح کے گل دان ہیں۔ چینی جاپانی نوادرات ہیں۔ مشہور مصوروں کی بنائی ہوئی بڑی بڑی تصویریں ہیں۔ مصری سامان ہے۔ برما کی قیمتی لکڑیوں سے تراشے ہوئے بت، مورتیاں اور مندر ہیں۔

لکڑی میں تراشا ہوا ایک بہت بڑا مجسمہ ہے جس کو آپ سامنے سے دیکھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کوئی مالدار عرب تاجر کھڑا ہے اور اسی مجسمے کو دوسرا طرف سے دیکھیں تو ایک حسین عورت اپنا سرخم کیے ادب سے سلام کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ سنگ مرمر کا ایسا مجسمہ بھی ہے جس میں ایک دلحن کوسر سے پاؤں تک نفیس ریشمی نقشی چادر اوڑھے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ چہرہ چادر سے ڈھکا ہونے کے باوجود چہرے کے نقش صاف دکھائی دے رہے ہیں اور یہی نہیں چہرے پر شرم و حیا کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

پھر قیمتی قالیوں، میزوں، کرسیوں اور دوسرے قیمتی فرنچیز سے کمرے کے کمرے بھرے پڑے ہیں۔ دو بڑے بڑے ہال قدیم طرز کے کپڑوں اور پرانی وضع کی پوشائیوں سے آ راستہ ہیں۔ ڈھاکے کی ممل، جامہ وار اور جام دانی کے انگر کھے، ان دنوں کی بنائی ہوئی کشمیر کی شالیں، کھواب، زربفت، مشروع، ہمرو کے تھان، بنارسی سائزیاں، دوپٹے، قدیم اوڑھنیاں لکنی ہوئی ہیں تو شیشوں کی الماریوں پر سونے کا کام کیا ہوا ہے۔ یہاں ہاتھی دانت کی دو چار کرسیاں بھی ہیں جو فرانسیسیوں نے ٹپو سلطان کو تحفے میں دی تھیں۔ کمرا جواہرات، قدیم وجدید تھیاروں کے کمرے، یہاں نہ صرف مشرقی ملکوں کا سامان ہے بلکہ یورپی نوادرات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بھی ہے۔

یہاں سات سو سے زیادہ چھوٹی بڑی گھڑیاں بھی ہیں۔ میوزیم دیکھنے کے لیے آنے والا چاہے بچہ ہو، جوان ہو یا بڑھا، جب گھنٹا بجھنے کا وقت آتا ہے تو وہ میوزیم کے کسی حصے میں ہو، اس وسیع صحن میں ضرور پہنچ جاتا ہے جہاں ایک بڑی گھڑی رکھی ہوئی ہے۔ اس گھڑی کے اوپر کے حصے میں داہنی طرف ایک لوہا رائیک گرم کی ہوئی سرخ سلاخ کو پیٹ رہا ہے۔ سلاخ کی ہر چوٹ ایک سینٹ کو ظاہر کرتی ہے۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں ایک خوبصورت سا دروازہ لگا ہوا ہے جو اندر سے بند ہے۔ جب دس، گیارہ یا بارہ جب بھی گھنٹا بجھنے کا وقت ہوتا ہے اور جیسے ہی گھڑی کی بڑی سوئی بارہ پر پہنچتی ہے، اس کمرے سے ایک نہما سا آدمی لکلتا ہے۔ جو وقت ہوتا ہے، اس حساب سے رُک کر گھنٹے بجا تا ہے۔ جیسے ہی گھنٹے ختم ہوتے ہیں، وہ کمرے میں والپس چلا جاتا ہے اور اندر بند ہو جاتا ہے۔ لوگ تعجب سے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

## معانی و اشارات

<b>نوبت</b> Names of valuable clothes	<b>نقارہ</b> Drum
<b>کھواب، زربفت،</b> <b>مشروع، ہمرو</b>	<b>قیمتی کپڑوں کے نام</b> Precious stones
<b>نوادرات</b> <b>چیزیں جو بہت کم پائی جاتی ہیں</b>	<b>قیمتی پھردوں کے نام</b> Bend, Tilt
Rare things	<b>خم کرنا</b> - جھکانا

## مشقی سرگرمیاں

۴۔ بعد میں سارے کاسارا میوزیم نئی عمارت میں .....  
کر دیا گیا۔

۵۔ دو بڑے ہال قدیم طرز کے کپڑوں اور پرانی وضع کی  
پوشائیوں سے ..... ہیں۔

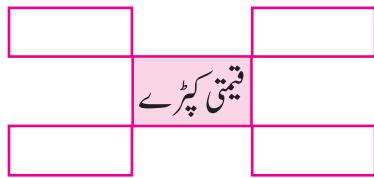
سالار جنگ میوزیم کی گڑیوں اور گڑیوں کے کمرے کی  
منظورشی کیجیے۔

میوزیم میں دیہات کا جیتا جا گتا نمونہ پیش کیا گیا ہے،  
اسے اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔

میوزیم کے گھنٹا گھر (گھری) کا دلچسپ نظارہ تحریر کیجیے۔

سبق میں بادشاہوں، نوابوں اور ملکاؤں کے نام تلاش  
کر کے لکھیے۔

سبق سے چار قسم کپڑوں کے نام ڈھونڈ کر لکھیے۔



دیے ہوئے الفاظ کو مناسب خاکے میں لکھیے اور واحد یا جمع  
بنائیے۔

سلطان ، وزرا ، عجائبات ، تصویر ، جواہرات ، منظر ،  
تاجر ، نقوش ، ساریاں ، نوادرات  
ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔

۱۔ یہ میوزیم بہت مشہور ہے۔ (خط کشیدہ لفظ پہچانیے)

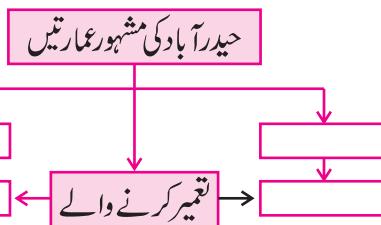
۲۔ ایک بھیں پر بیٹھ کر چڑواہا لڑکا بانسری بجارتہ ہے۔ وہ  
اپنے آپ میں مست ہے۔ (جملے میں ضمیر پہچانیے)

۳۔ اس کمرے میں جنگ کا میدان دکھایا گیا ہے۔  
(جملے میں ضمیر اشارہ پہچانیے)

۴۔ یہاں طرح طرح کے باجے ملتے ہیں۔  
(ضمیر کی قسم پہچانیے)

سالار جنگ میوزیم کی سیر پر مضمون لکھیے۔

♦ ویب خاکہ مکمل کیجیے۔



♦ سالار جنگ میوزیم کے وسیع دالان اور اس کے پاس  
والے کمروں سے متعلق روایا خاکہ مکمل کیجیے۔  
جیسے ہی آپ میوزیم میں داخل ہوں گے،

سب سے پہلے

وسیع دالان میں

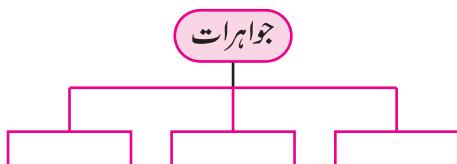
گڑیاں

پاس والے کمرے میں

دوسرے کمرے میں

وسیع ہال میں

♦ سبق سے جواہرات کے نام تلاش کر کے خاکہ مکمل کیجیے۔



♦ قوس سے مناسب الفاظ چن کر جملے مکمل کیجیے۔

(آرستہ ، منتقل ، زینت ، آرائش ، خیبر)

۱۔ دنیا بھر کے لوگ میوزیم کی ..... اور اس کے  
عجائبات دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔

۲۔ میوزیم کے ایک کمرے میں مشہور بادشاہوں اور  
شہزادیوں کے ..... ہیں۔

۳۔ اس سامان کا صرف ایک حصہ سالار جنگ میوزیم کی  
..... ہے۔



**پہلی بات:** اس دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنی راحت اور آرام ہی کو اہم سمجھتے ہیں اور جب انھیں کچھ ایسی چیزیں مل جائیں جن پر وہ فخر کر سکیں تو دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مگر اپنے انسان وہ ہیں جو دوسروں کے لیے راحت اور آرام کا سامان مہیا کرنے کے لیے قربانیاں دیتے ہیں، خواہ انھیں تکلیفیں کیوں نہ سہنی پڑے۔ سابق گرم شال، میں ایسی ہی ایک مثالی معلمہ کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

**جان پچان:** صالح عبدالحسین ۱۸ اگست ۱۹۱۳ء کو پانی پت میں پیدا ہوئیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے انھوں نے ادیب فاضل اور میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ صالح عبدالحسین نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ علم و ادب کا گھوارا تھا۔ وہ مولانا الطاف حسین حاملی کی پوتی تھیں۔ ان کے بھائی خواجہ غلام السید یعنی مشہور ماہر تعلیم تھے۔ مشہور ادیب عبدالحسین ان کے شوہر تھے۔ صالح عبدالحسین نے پچاس سے زیادہ کتابیں لکھیں جن میں آٹھ ناول، مضمایں اور کہانیوں کے مجموعے شامل ہیں۔ انھوں نے میر انس کے مرثیے دو جلدیوں میں مرتب کیے۔ ’عذر، اپنی اپنی صلیبیں، ساتواں آنگن‘ (ناول)، ’سفر زندگی‘ کے لیے، سوز و ساز‘ (سفر نامہ) ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ ۸ جنوری ۱۹۸۸ء کو وہ دہلی میں انتقال کر گئیں۔

”امی کام تو میں نے سب ختم کر لیا۔ اب تیار ہو جاؤں جا کر؟“ نفیسہ نے چہک کر کہا۔ ”ہاں بچی تجھے دیرینہ ہو جائے۔“ ماں نے آہستہ سے کہا۔ جب سے وہ بیمار پڑی تھی نفیسہ کی آواز میں یہ چہک نہ سنی تھی، چہرے پر یہ مسرت نہ دیکھی تھی۔ شکر ہے، اب ان کا بخار ٹوٹا تو بچی کی فکر بھی دور ہو گئی اور گھر کے کاموں کا سارا بار جو اس پر آپڑا تھا اس کا بوجھ بھی کم ہو گیا۔ نفیسہ نے ابھی پچھلے مہینے ہی تو بڑی مشکل سے ماں سے اجازت لے کر پڑوس کے اسکول میں کام شروع کیا تھا۔ یہ نیا قدم انھوں نے کتنی ہچکچا ہٹ، کتنے تردد کے بعد اٹھایا۔ میرضامن علی کی پڑپوتی... جن کی سو گاؤں کی زمینداری تھی، نوکری کرے؟ وکیل صاحب کی لاڈلی، اکلوتی بیٹی روٹی کھانے کے لیے دوسروں کی چاکری کرے؟ آج ان کے میان زندہ ہوتے تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ جوان لڑکا اگر بیوی کو لے کر الگ نہ ہو گیا ہوتا تو... الہی تو نے اسی دن کے لیے مجھے زندہ رکھا تھا؟ یہ سب سوچ کر ان کا دل بھر آیا مگر انھوں نے بہت ضبط کیا۔ بیٹی کے سامنے وہ کبھی آنکھ سے آنسو نہیں نکالتی تھیں... ”جاری ہو میری لال... دیرینہ کرنا۔“

”نہیں امی، بس چھٹی ہوتے ہی بھاگتی ہوں میں تو۔“ نفیسہ جانے کو مری پھر رک گئی۔ کھدر کی قمیص اور لٹھے کی شلوار پر اس نے ماں کی کئی سال پرانی شال لپیٹ رکھی تھی۔ ”کیسی لگ رہی ہوں امی جی میں؟“ مسکرا کر اس نے کہا تو اس کی مسکراہٹ کی چھوٹ ماں کے لبوں پر بھی پڑ گئی ”ماشاء اللہ، ماشاء اللہ! ہزاروں میں ایک۔“ نفیسہ ہنسی ”ماں کی نظر!“ اور تیزی سے باہر چل گئی۔

کوئی مدد کرنے نہ آیا۔ اعتراض کرنے کے لیے کنبے برادری والے موجود ہو گئے۔ وہ تو بھلا ہoram چندر دادا کا جنھوں نے اسے کام دلایا۔ خود انھیں سمجھایا کہ محلے ہی میں اسکول ہے... پھر یہ تو غریب بچوں کے لیے کھولا گیا ہے۔ اپنی بھی مدد اور دوسروں کی بھی... کیسے ہمدرد اور شریف ہیں رام دادا... اور ایک یہ عزیز رشتہ دار ہیں... وہ کس کس کے آگے روناروئیں کہ جب اپنے ہاتھ پاؤں اور بینائی جواب دے رہی ہے اور جوان بیٹا نالائق نکل گیا تو کیا کریں؟ جس بیٹے کو انھوں نے ہزاروں دُکھ اٹھا کر پالا، دن کو دن نہ سمجھا، رات کورات نہ جانا، راتوں کو سوتھ بنے، دنوں میں سلاسلیں کیں، اچار اور چٹنیاں بنا کر پھیں اور اسے بی۔ اے، ایل۔ بی کرایا۔ باپ کا جانشین بنے گا میرالاڈلا... اور اسی نے اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر، بیاہ رچا کر، اپنا گھر الگ بسالیا۔ بیوی کو ساس نند کے پاس رہنا پسند نہیں... اپنا سونا کھوٹا، تو پر کھنے والے کا کیا دوش... الہی! میری بچی کی ہزاروں برس کی عمر ہو... وہ تو اب میرا بیٹا بھی ہے اور بیٹی بھی... کتنی خوش ہے اس سوروپے کی نوکری سے جیسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو میری بچی کو...“

کچھ دن سے رضیہ بی دیکھ رہی تھیں کہ نفیسہ ادھر کچھ چپ چپ سی رہتی ہے یا آنکھوں کی وہ چمک، آواز کی وہ چہک جو شروع میں نظر آتی تھی، اب کم ہو گئی ہے اور وہ کسی سوچ میں، کچھ حسرت کے سے عالم میں رہتی ہے۔ پہلے ماں سمجھنے سکی کہ کیا بات ہے مگر پھر غور کرنے پر بات ان کی سمجھ میں آگئی۔

شام کو نفیسہ آئی تو اس کی آنکھیں لال تھیں۔ ماں گھبرا گئیں۔ انھوں نے پوچھا، ”کیا ہوا بیٹی؟“ نفیسہ نے روہانی آواز میں کہا، ”وہ اُنی... وہ کنول اور شکلیہ ہے نا، انھوں نے آج میری شال اور سوتھ پر فقرے کے اور...“

”کیوں؟ تیری شال اور سوتھ سے انھیں کیا مطلب؟“

”اُمی وہ امیر ہیں نا، کئی کئی سوکی شالیں، ولا یتی کوٹ اور سوتھ پہن کر آتی ہیں۔ انھوں نے سارے اسکول کے اسٹاف کو احساسِ کمتری میں بدل کر دیا ہے۔“ رضیہ بی کا چہرہ اُتر گیا۔ اچانک نفیسہ کو بھی احساس ہوا کہ اس کے منہ سے وہ بات نکل گئی ہے جو اسے کہنی نہیں چاہیے تھی۔ اس نے فوراً اُمی کے گلے میں باہمیں ڈال کر کہا، ”چھوڑو اُمی! مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ جلدی سے کچھ کھانے کو دو۔“ اس وقت تو بات آئی گئی ہو گئی مگر روز صح سرد ہوا میں نفیسہ سوتھ کے بٹن بند کرتی اور پرانی شال کو کس کر لپیٹ لیتی اور چلی جاتی تو ماں کا دل کوئی اندر سے یوں مسل ڈالتا جیسے وہ اب دھڑک نہ سکے گا... وہ سوچ رہی تھیں، نفیسہ کی پہلی تنخواہ میں سے سب سے پہلے اس کے لیے ایک شال اور سوتھ کا اون آئے گا۔ اب بھی وہ بُن تو سکتی ہیں۔

”اُمی! اب میں دوسری کلاس کو پڑھا رہی ہوں۔ ہیڈ مسٹر لیں اور رام دادا دونوں میرے کام سے بہت خوش ہیں!“

ایک دن نفیسہ نے ماں کو بتلایا۔

”بیٹی! خدا انھیں نیک کام کی جزادے اور تجھے خوش رکھے۔ تیری خوشی میں میری زندگی ہے۔“ ماں نے درد اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔

”اُمی! میرے بچے بڑے اچھے ہیں۔ دو تین کے سوا سب ذہین ہیں اور اُمی، میرے بچے مجھ سے بہت محبت کرتے

ہیں۔ میری ہر بات مان لیتے ہیں مگر...“ وہ بات کرتے کرتے افسر دہ ہو گئی۔

”مگر... وہ کیا بات ہے۔ تو روہانی کیوں ہو رہی ہے؟“

”امی، ان میں سے بعض بچے بہت غریب ہیں۔ اتنے غریب کہ یونیفارم تک نہیں بن سکتے۔ کئی لڑکیاں تو پرانے کرتوں پر پھٹے دوپٹے پیٹ کر آتی ہیں۔“

”ہاں میری بچی...“ ٹھنڈا سالن لے کر ماں نے اپنی سوتی شال یمار ہڈیوں کے گرد پیٹ لی۔ ”ابھی ہمارے ہاں بہت غریبی ہے۔“

مہینے کی تیسرا تاریخ کو نفیسہ خوش خوش آئی اور ماں کے گلے میں باہمیں ڈال کر سوروپے ان کے قدموں میں رکھ دیے۔

”امی، رام دادا نے کہا ہے، دو تین مہینے بعد وہ میری تختواہ بڑھا دیں گے۔“ ماں نے بیٹی کو گلے لگایا۔ ”تو سچ مجھ میری بیٹی نہیں میرا بیٹا ہے۔ اب جلدی سے بازار جاؤ اور اس میں سے اپنے لیے ایک گرم شال اور دو کرتوں کا کپڑا خرید لائیو۔“

”مگر امی گھر کا خرچ...؟“

”ارے گھر کا خرچ جیسے آج تک چلا اس مہینے میں بھی چل جائے گا...“ محبت بھری نظر وہ میں سے ماں نے بیٹی کو دیکھا اور وہ نہستی، پنجوں کے بل ناچتی اپنی سیہی سرلا کے پاس شام کی شاپنگ کا پروگرام بنانے چلی گئی۔

سورج چھپ چکا تھا۔ نفیسہ اب تک واپس نہ آئی تھی۔ رضیہ بی کے دل میں پنکھے لگے ہوئے تھے اور جب نفیسہ نے کئی تھیلے لا کر ماں کے سامنے ڈھیر کر دیے تو انہوں نے غصے سے کہا، ”اتنی دیر کیوں کر دی؟ میں فکر کے مارے مری جا رہی تھی۔“

”ارے امی! وہ بسوں کا جو چکر تھا۔ آپ تو جانتی ہی ہیں...“ یہ کہہ کر اس نے سب سے اوپر والا تھیلا کھولا اور ایک بڑی سرمنی رنگ کی اونی اور سوتی دھاگے کی مکس بنی شال ماں کے کندھوں پر ڈال دی۔

”امی، ناپسند نہ کیجیے گا... نہیں تو میرا دل ٹوٹ جائے گا۔“ انہوں نے شال کو پھیلا کر دیکھا، چوما اور سر پر ڈال لیا۔ ”بہت اچھی اور گرم ہے۔ اور تیری شال اور سوٹر؟“ باقی تھیلے نفیسہ نے پلنگ پر الٹ دیے۔ بہت سستی گھرے سبز رنگ کی کوئی دو پونڈ اون اور اسی رنگ کا کچھ کھدر...“ اری یہ کیا اٹھالا تی؟“ ماں نے کچھ حیرانی اور غصے سے بیٹی کی طرف دیکھا۔ ”امی جی! میری کلاس کے کچھ بچے بہت غریب ہیں۔ میں یہ اون اور کھدر ان کے واسطے لائی ہوں۔ آپ ہی نے تو کہا تھا کہ تیرے پیسے ہیں جیسے چاہو خرچ کرو۔“ اس کی آواز میں خوف بھی تھا اور خوشامد بھی۔

ماں کچھ دیر جوان بیٹی کا منہ لکھتی رہی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو۔ اُمّنگوں، آرزوؤں، شوق اور خواہشوں کی یہ عمر اور یہ ایثار! بھرے گلے سے وہ اتنا ہی کہہ سکیں، ”مگر... مگر تیری شال نفیسہ...“

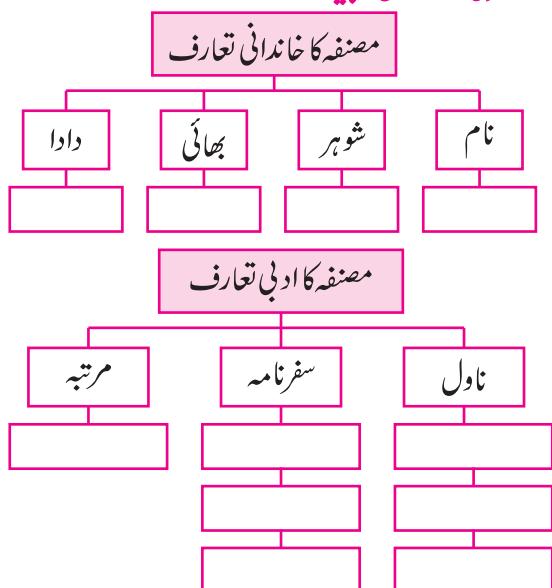
”میری شال؟ ارے امی جی پیاری! میری اس شال سے زیادہ حسین شال کس کے پاس ہے بھلا۔ دیکھیے۔ اس میں مامتا کا حسن، محبت و خلوص کا رنگ ہے۔ محنت اور جفا کشی کی گرمی ہے اور ماں کی محبت کا تانا بانا۔“ نفیسہ نے اپنی ماں کی پرانی شال کو اپنے گرد پیٹتے ہوئے کہا۔ زور سے ماں کو بھی لپٹا لیا ”میری پیاری امی۔“

## معانی و اشارات

Foreign	غیر ملکی	-	ولایتی	-	تردد
	خود کو دوسروں سے کمتر خیال کرنا	{	احساسِ	-	چاکری
Inferiority complex		{	کمتری	-	ملازمت
To be sorrow	اُداس ہونا	-	چہرہ اُترنا	-	دل بھرا نا
Boon	نیکی کا بدلہ	-	جزا	-	Fill with sorrow
Sad	غمگین، اُداس	-	افسردہ	-	Cotton cloth
	دل کا زور زور سے دھڑکنا	{	دل میں پنکھے	-	کھدر
Quick heartbeat		{	لگے ہونا	-	Cotton cloth
	اپنے فائدے سے دوسرے کے فائدے کو	-	ایثار	-	لٹھا
Beneficence	اویلت دینا				بینائی
					رونا رونا
					دوش
					قارون کا
					خزانہ مل جانا
					حضرت
					پوری نہ ہونے والی آرزو
					Unfulfilled wish

## مشقی سرگرمیاں

❖ مصنفہ کے خاندانی تعارف اور ادبی تعارف کے لیے ذیل کا شجری خاکہ مکمل کیجیے۔



- ❖ نفیسہ کے چپ چپ رہنے، آنکھوں کی چمک مدھم پڑ جانے کا سبب لکھیے۔
- ❖ رضیہ بی کا کنبے برادری والوں کے مقابلے میں رام چندر دادا کا احسان مانتے کی وجہ بیان کیجیے۔

❖ سبق کو غور سے پڑھیے اور دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

❖ ذیل کی شخصیات سے صالح عبدالحسین کا رشتہ لکھیے۔

- ۱۔ الطاف حسین حالی
- ۲۔ خواجہ غلام السیدین
- ۳۔ عبدالحسین

❖ درج ذیل شخصیات کے پیشے لکھیے۔

- ۱۔ نفیسہ کے دادا میر ضامن علی
- ۲۔ نفیسہ کے والد

❖ ماں کی شال سے متعلق نفیسہ کے بیان سے مناسب لفظ لکھیے۔

❖ نوکری کروانے کے فیصلے کے پیچھے والدہ کی مجبوریاں تحریر کیجیے۔

❖ نفیسہ کے چمک کر بات کرنے کی وجہ بیان کیجیے۔

❖ وقت پر مدد کے بارے میں رضیہ بی کے تاثرات قلمبند کیجیے۔

- ❖ پہلی تنوہ سے متعلق رضیہ بی اور نفیسہ کے منصوبے تحریر کیجیے۔
- ❖ نفیسہ کے مطابق والدہ کی دی ہوئی شال کی خصوصیات قلم بند کیجیے۔
- ❖ کہانی کے پیغام پر چار سطریں تحریر کیجیے۔
- ❖ اسکول میں آپ کے ساتھ یا آپ کے ساتھی / سہیلی کے ساتھ ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہو تو اسے مختصر لکھیے۔
- ❖ سبق کے لیے اپنی پسند کا عنوان تجویز کیجیے۔
- ❖ سبق سے اپنی پسند کے چار محاوروں کے لیے انگلش idioms تلاش کر کے لکھیے۔
- ❖ سبق میں شامل اسم خاص تلاش کیجیے اور انھیں لغوی ترتیب (Alphabetical order) میں تحریر کیجیے۔
- ❖ اسی کام تو میں نے سب ختم کر لیا، اب تیار ہو جاؤں جا کر؟ نفیسہ نے چہک کر کہا۔
- ❖ (جملے میں مناسب علامات اوقاف کا استعمال کیجیے)
- ❖ جن کے سو گاؤں کی زمینداری تھی، نوکری کرے
- ❖ (جملے کے اختتام پر مناسب نشان لگائیے)
- ❖ اُمّگوں، آرزوؤں، شوق اور خواہشوں کی یہ عمر اور یہ ایثار (جملے کے اختتام پر مناسب نشان لگائیے)
- ❖ درج ذیل علامات اوقاف کے نام لکھیے۔
- ❖ ! ؟ " " : :
- ❖ **سابقہ لاحقہ**
- ❖ ۱۔ نا + لائق = نالائق مرکب لفظ ہے۔ سابقہ 'نا' کی مدد سے چار نئے الفاظ بنائیے۔
- ❖ ۲۔ خوش + آمد = خوش آمد مرکب لفظ ہے۔ لاحقہ 'آمد' کی مدد سے چار نئے الفاظ بنائیے۔
- ❖ جملے میں خط کشیدہ الفاظ کی ضدیں لکھ کر جملہ مکمل کیجیے۔
- ❖ ۱۔ نیک کام کی جزا دے تو کام کی..... بھی دے

❖ قوس میں دیے ہوئے الفاظ سے مناسب لفظ منتخب کر کے بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ کھدر کی قیص اور لٹھے کی شلوار پر اس نے ماں کی لپیٹ رکھی تھی۔ (چادر، شال)

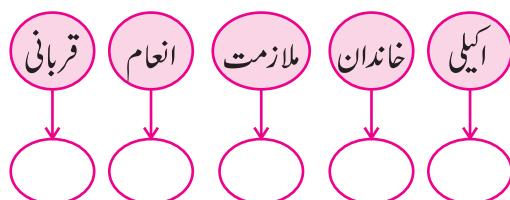
۲۔ بیٹے کو انھوں نے ہزاروں ..... اٹھا کر پالا۔ (دکھ، جتن)

۳۔ شام کو نفیسہ آئی تو اس کی آنکھیں ..... تھیں۔ (نم، لال)

۴۔ نفیسہ کی پہلی تنوہ میں سے سب سے پہلے اس کے لیے آئے گا۔ (اون، سوٹر)

۵۔ مہینے کی ..... تاریخ کو نفیسہ خوش خوش آئی۔ (پہلی، تیسرا)

❖ درج ذیل الفاظ کے لیے سبق میں آئے ہوئے الفاظ لکھیے۔



❖ سبق کی روشنی میں 'بیٹی پڑھاؤ' اس عنوان پر مضمون لکھیے۔

❖ نفیسہ کی آواز میں چہک آنے کی وجہ تحریر کیجیے۔

❖ تردد کے بعد اٹھانے جانے والے قدم کو لکھیے۔

❖ قدم اٹھانے میں تردد کا سبب بیان کیجیے۔

❖ نوکری کروانے کے فیصلے کے پیچے والدہ کی مجبوریاں تحریر کیجیے۔

❖ وقت پر مدد کے بارے میں رضیہ بی کے تاثرات قلمبند کیجیے۔

❖ نفیسہ کے چپ چپ رہنے، آنکھوں کی چمک مدمم پڑ جانے کا سبب لکھیے۔

❖ کنول، شکلیہ اور نفیسہ کے مشاہدے اور سوچ میں فرق کی وضاحت کیجیے۔

۵۔ اپنے لیے گرم شال خرید لائیو۔ ماں ..... سالن  
لے کر آگئی

### سرگرمی

رابندر ناتھ ٹیگور کی مشہور کہانی 'کابلی والا' تلاش کر کے پڑھیے۔

۲۔ تیری خوشی میں میری زندگی ہے  
تیرا..... میری ..... ہے

۳۔ جوان بیٹھا نالائق نکل گیا تو کیا کریں  
جو ان بیٹھی ..... ہو تو پھر کیا کہنا

۴۔ ہر روز صبح وہ گھر سے نکلتی اور ..... دیر گئے واپس  
آتی

### عملی قواعد

اب ذیل کی مثالیں پڑھ کر غور کیجیے۔

ولائیں کوٹ، سوتی شال، اونی دھاگا  
الفاظ 'ولائیں، سوتی، اونی' یہ الفاظ 'کوٹ، شال، دھاگا' سے  
نسبت رکھتے ہیں اس لیے صفت کے ایسے الفاظ 'صفتِ نسبتی'  
(relative adjective) کہلاتے ہیں۔

**دوسری مثالیں :** عربی گھوڑا، انگریز مسافر، ہندی زبان،  
طفواني رات۔

ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

۱۔ کتنی خوش ہے اس سوروپے کی نوکری سے

۲۔ اپنے لیے ایک شال اور دو گرتون کا کپڑا خرید لائیو۔

۳۔ بیٹھے کو انہوں نے ہزاروں دُکھ اٹھا کر پالا۔

پہلی اور دوسری مثالیوں میں 'سوروپے، ایک شال، دو گرتون' سے ایک مقدار کا پتا چل رہا ہے۔ یہاں روپے، شال اور گرتا، اسم ہیں جن کی خصوصیت 'سو، ایک، دو' کے اعداد (numbers) سے بتائی گئی ہے۔ ایسی صفت کو 'صفتِ عددی' (numerative adjective) کہتے ہیں جیسے:

اکبر نے ہندوستان پر پچاس برس دو مہینے سات دن حکومت کی۔

تیسرا مثال میں لفظ 'ہزاروں' سے دُکھ کی صفت بتائی گئی ہے لیکن یہ طبیعی ہے کہ کتنے دُکھ۔ اس قسم کی صفت کو 'صفتِ مقداری' (quantitative adjective) کہتے ہیں۔

صفتِ مقداری کی دوسری مثالیں : دسیوں جانور، سیکڑوں کتابیں، لاکھوں روپے، کروڑوں لوگ وغیرہ۔

### ضمیر (Pronoun)

میں، ہم، تو، تم، آپ، وہ، انھیں، ہماری، تمہاری، ان وغیرہ  
ضمیریں ہیں۔ یہ جملے دیکھیے:

۱۔ یہ میوزیم بہت مشہور ہے۔

۲۔ وہ کرسی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی ہے۔

پہلے جملے میں لفظ 'یہ' اسہم میوزیم کے لیے استعمال ہوا ہے اور 'وہ' لفظ کسی کی طرف اشارہ کر کے کہا گیا ہے اس لیے یہ الفاظ 'ضمیر اشارہ' (Demonstrative pronoun) ہیں۔ یہ قریب کا اشارہ ہے اور 'وہ' دور کا۔

### صفت (Adjective) : شتمیں

آپ جانتے ہیں کہ اسم کی کیفیت یا حالت بتانے والے لفظ کو 'صفت' کہتے ہیں۔ صفت جس اسم کے لیے استعمال کی جاتی ہے

وہ 'موصوف' کہلاتا ہے مثلاً

صفت موصوف

ذہن لڑکا

زم مزان انسان

ٹوٹا ہوا گھر

یہاں لڑکا، انسان، گھر کے لیے صفت کے جو الفاظ آئے ہیں وہ ان کی ذاتی خصوصیات بتاتے ہیں۔ اس لیے ایسی صفت کو 'صفتِ ذاتی' (genitive adjective) کہا جاتا ہے۔

دوسری مثالیں : کالا گھوڑا، اندھا فقیر، لمبی رات، سو ناراستہ

♦ پڑھے ہوئے اسباق سے صفتِ ذاتی کی دس مثالیں  
تلاش کر کے لکھیے۔



**پہلی بات :** اکثر گھروں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کھانا کھاتے وقت چھوٹے بچے جان چراتے ہیں، نخرے دکھاتے ہیں۔ مائیں انھیں کھلانے پلانے کی لاکھ کوشش کرتی ہیں مگر وہ نہیں مانتے۔ بچوں ہی کی طرح بڑوں کو بھی کھانے میں چند چیزیں نالپسند ہوتی ہیں۔ ان دونوں فاسٹ فوڈ کا چلن عام ہے۔ گھروں میں پکنے والے کھانے نوجوان پسند نہیں کرتے۔ دراصل غذاوں میں ہمارے جسم کو تو انائی مہیا کرنے اور نشوونما کرنے والے عناصر قدرت نے مہیا کر رکھے ہیں۔ ان سے دور رہنا گویا جسمانی کمزوری اور بیماریوں کو دعوت دینا ہے۔ ذیل کے ڈرامے میں دودھ کی اہمیت کو تمثیلی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

**جان پچان :** مشہور ڈراما نگار حبيب تنویر یکم ستمبر ۱۹۲۳ء کو رائے پور (چھتیس گڑھ) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اردو اور ہندی کے کئی مشہور ڈرامے لکھے جن میں آگرہ بازار، چند اس چوری بہت مشہور ہوئے۔ سٹچ اور ڈراما نگاری کو انھوں نے اپنی زندگی کا حصہ بنایا تھا، اسی شعبے میں انھوں نے قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ انھیں سنگیت ناٹک اکیڈمی ایوارڈ، پدم شری، کالی داس سمنان اور پدم بھوشن جیسے قابلِ خزانعامات و اعزازات سے نوازا گیا تھا۔ ۸ جون ۲۰۰۹ء کو بھوپال میں ان کا انتقال ہوا۔

## کردار

- |           |          |              |             |            |
|-----------|----------|--------------|-------------|------------|
| ۱۔ بُو    | ۲۔ شیرین | ۳۔ بی پروٹین | ۴۔ مکھوپیکم | ۵۔ جلو آپا |
| - ایک بچی | - شکر    | - پروٹین     | - چربی      | - پانی     |

(نخساپنگ، صاف شفاف بستر، چادر، غلاف، پردے، ہر چیز دودھ کی طرح سفید، دھیمی دھیمی دودھیارنگ کی روشنی ہوتی ہے)  
(پنگ پر بٹو سورہ ہی ہے۔ پاس ہی میز پر کھلا ہوا دودھ کا گلاس رکھا ہے۔ شیرین چکے سے کمرے میں داخل ہوتی ہے اور بٹو کے پنگ پر جھک کر آہستہ سے اُسے جگاتی ہے)

**بٹو :** (آنکھیں کھول کر) کون ہے؟

**شیرین :** میں ہوں، شیرین۔

**بٹو :** کون شیرین؟ میں آپ کو نہیں پہچانتی؟

**شیرین :** مگر میں تو تمھیں اچھی طرح پہچانتی ہوں اور جلو آپ بھی تمھیں اچھی طرح جانتی ہیں اور میری چھوٹی بھینیں بھی۔

**بٹو :** میں تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں جانتی۔

- شیرین :** کہیں گئی ہیں۔ آتی ہی ہوں گی، مل لینا۔
- بٹو :** وہ بھی آپ کی طرح پیارے پیارے سفید ریشم کے کپڑے پہنچی ہیں، جالی دار جلو آپ تو آب روں پہنچی ہیں، مکھوں سفید اطلس پسند ہے۔
- شیرین :** میں تو کہوں گی امی سے، میرے لیے ایسے ہی سفید سفید ریشمی کپڑے سلوادیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ دودھ میں نہا کر لگی ہیں۔
- شیرین :** میں دودھ سے نکلتی ہی نہیں، بس دودھ میں تیرتی رہتی ہوں۔
- بٹو :** آپ کی باتوں میں کتنی مٹھاں ہے... جیسے شربت کے گھونٹ!
- شیرین :** شربت تمہیں پسند ہے؟
- بٹو :** ہوں۔
- شیرین :** اور دودھ کیوں پسند نہیں؟
- بٹو :** آپ کو کیسے معلوم کہ مجھے دودھ پسند نہیں؟
- شیرین :** مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ اچھا ایک کہانی سنوگی؟
- بٹو :** (یکاں باچھیں کھل جاتی ہیں) کہانی؟
- شیرین :** ایک مرتبہ میں چین گئی تھی۔ اپنی بہنوں کے ساتھ۔ منگولیا کے صحرائیں سے جب ہمارا گزر ہوا ٹوٹوں کے اوپر، کیا دیکھتی ہوں لوگوں نے دودھ کا سفوف بنایا کہ اس کی ایک بڑی سی اینٹ بنائی ہے۔ پھر میں نے کیا دیکھا کہ ایک آدمی نے اس اینٹ میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر پانی میں ڈال دیا اور پانی کی بوتل کو ٹوٹ کی زین سے باندھ دیا۔
- بٹو :** بوتل کو زین سے کیوں باندھ دیا؟
- شیرین :** ٹوٹ کی چال تو بڑی بے ڈھنگی ہوتی ہے۔ بس اس کی وجہ سے پانی ہلتا اور اس طرح دودھ کا ٹکڑا پانی میں گھل جاتا۔
- بٹو :** مجھے تو دودھ بالکل پسند نہیں۔
- شیرین :** اچھا ٹھہرو (باہر سے کچھ مٹھائیاں لے کر آتی ہے) لوکھالو۔ کھا کر تو دیکھو۔ بڑی اچھی مٹھائی ہے (اپنے ہاتھ سے بٹو کو مٹھائی کھلاتی ہے)
- بٹو :** بہت اچھی، بہت ہی اچھی!
- شیرین :** اچھی کیسے نہ ہوگی۔ دودھ کی بنی ہوئی ہیں۔
- بٹو :** ہائے اللہ! یہ دودھ کی بنی ہوئی ہے؟

- شیرین :** بس تو پھر کھاؤ (چکار کر) اچھی بٹو (اسے اپنے ہاتھ سے مٹھائی کھلاتی ہے)  
 (مکھو بیگم اور بی پرو ٹین سفید سفید خوب صورت لباس پہنے کھلکھلاتی ہوئی داخل ہوتی ہیں)
- بی پرو ٹین :** (پہلی بار بٹو پر نظر پڑتی ہے) ارے کون؟ بٹو!
- شیرین :** ہاں آج بٹو بیگم ہمارے گھر تشریف لائی ہیں۔
- بٹو :** آپ لوگ شیرین باجی کی بہنیں ہیں نا؟
- بی پرو ٹین :** ہاں بہنیں ہی ہیں۔
- بٹو :** آپ کا نام کیا ہے؟
- مکھو بیگم :** پرو ٹین! ہرگز نہ بتانا۔
- شیرین :** مکھو! بٹو ہماری مهمان ہے۔ مهمان سے ایسی باتیں نہیں کرتے۔
- مکھو بیگم :** شیرین باجی، ہم بٹو سے ناراض ہیں۔
- بٹو :** میں جانتی ہوں۔ میں دودھ نہیں پیتی ہوں اسی لیے نا۔
- بی پرو ٹین :** میرا نام پرو ٹین ہے۔ میں دودھ میں رہتی ہوں۔
- شیرین :** میں خون پیدا کرتی ہوں۔ مکھو بیگم چہرے پر چکنائی لاتی ہیں۔
- بی پرو ٹین :** میں ہاتھ پاؤں میں طاقت اور گولائی پیدا کرتی ہوں۔
- بٹو :** اچھا؟
- شیرین :** اسی لیے میں میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہوں۔
- مکھو بیگم :** اور میں چکنی چپڑی باتیں کرتی ہوں۔
- شیرین :** بی پرو ٹین کی باتوں میں وزن ہے۔ اور جلو آپا کی باتوں میں غصب کی روائی ہے۔
- بٹو :** آپ سب دودھ میں رہتی ہیں؟
- شیرین :** ہم سب دودھ میں رہتے ہیں۔  
 (بی جلو گھبرائی ہوئی داخل ہوتی ہیں)
- جلو آپا :** غصب ہو گیا۔
- شیرین :** کیا ہوا جلو آپا؟
- جلو آپا :** بڑے زور کا طوفان آنے والا ہے۔
- شیرین :** یا اللہ! رحم کر۔
- جلو آپا :** شیرین! مکھو! پرو ٹین! آؤ یہاں تھوڑی دیر بیٹھ جائیں۔ (سب پلنگ پر بیٹھ جاتے ہیں) اور اب کی جھگڑا کرو گی تو

مارکھاؤ گی۔

مکھوپیگم : (جھاکر) ذرا ہٹ کر بیٹھو بی پروٹین! (پروٹین رونے لگتی ہے)

جلوآپا : تم لوگ پھر لڑنے لگے؟

بی پروٹین : مکھوپیگم ہمیشہ مجھ سے تنک کر با تین کرتی ہیں۔

جلوآپا : گھر سر پر نہ اٹھاؤ۔ خاموش رہو۔ اور لڑکیاں کدھر ہیں؟

شیرین : نہ جانے کہاں مر گئیں! (چار پانچ چھوٹی چھوٹی بُرکیاں دوڑتی ہوئی اندر آتی ہیں۔ ان کے لباس بھی سفید ہیں مگر دوسروں کے مقابلے میں معمولی)

سب ایک ساتھ: باجی مبارک ہو، باجی مبارک ہو۔

ایک لڑکی : بادل چھٹ گئے، طوفان رُک گیا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

جلوآپا : خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

بٹو : (جو آب تک سہی ہوئی کھڑی تھی اور ہر ایک کی صورت تک رہی تھی) آپ لوگ طوفان سے اتنا ڈرتی کیوں ہیں؟

شیرین : بات یہ ہے کہ طوفان اٹھنے سے پہلے بہت گرمی پڑتی ہے اور اس سے ہم لوگوں میں آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔

بٹو : ہائے اللہ! تو کیا آپ لوگ بھی چھٹنے والے تھے؟

شیرین : اور کیا۔

بٹو : جب دودھ چھٹنے لگتا ہے تو اس کے اندر بہت لڑائی ہوتی ہے... اور سردی میں؟

شیرین : سردی میں بڑا مزہ آتا ہے۔

مکھوپیگم : سردیوں میں ہم بھی ملائی کا ایک موٹا سالحاف اوڑھ کر سو جاتے ہیں۔

بٹو : (لڑکیوں کی طرف اشارہ کر کے) یہ لوگ کون ہیں؟

شیرین : یہ تو کیلیشم بانو ہیں۔ ان سے ہڈیاں اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ باقی مختلف قسم کے نمک ہیں۔ یہ بھی دودھ کے اندر پائے جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں۔

بی پروٹین : (باہر اشارہ کر کے) وہ دیکھیے! میں مر جاؤں گی۔

بٹو : پھر طوفان آنے والا ہے کیا؟

شیرین : (باہر دیکھ کر) نہیں طوفان نہیں ہے۔ (بٹو سے) بٹو، تمہاری اُمی نے جو میز پر دودھ کا گلاس تمہارے لیے رکھا تھا نا وہ کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اب سورج نکل رہا ہے اور اس کی کرنیں سیدھی ہم لوگوں پر پڑ رہی ہیں۔ دھوپ سے بھی

پروٹین کی طبیعت فوراً خراب ہو جاتی ہے۔ تم جاتے ہی گلاس کو ڈھانپ دینا، اچھا؟

بٹو : آپ لوگ میرے گلاس میں ہیں کیا؟  
 شیرین : اور کیا؟  
 بٹو : ہائے اللہ اور میں؟  
 شیرین : تم بھی دودھ کے گلاس میں ہو۔  
 بٹو : مگر دیکھو تو، میں بالکل نہیں بھیگی!  
 شیرین : بھیگو گی کیسے؟ تم سچ مجھ دودھ کے گلاس میں تھوڑی ہو، تم تو خواب دیکھ رہی ہو۔

(جہاں تھے سب وہیں بے حس و حرکت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ روشنی دھیمی ہوتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اندر ہمراہ ہو جاتا ہے۔ گھٹری بھر کے بعد پھر آہستہ آہستہ روشنی ہوتی ہے۔ دودھ کا گلاس پلنگ کے پاس میز پر کھلا رکھا ہے۔ پلنگ پر بٹو سورہی ہے۔ کمرے میں اب اور کوئی نظر نہیں آتا۔ یکایک بٹو کی آنکھ کھلتی ہے۔ نظر دودھ کے گلاس پر پڑتی ہے۔ وہ پہلے تو فوراً گلاس کو ڈھانپ دیتی ہے۔ پھر کچھ سوچ کر کھلتی ہے اور گلاس میں جھانک کر غور سے دیکھتی ہے۔ پھر اس کے اندر منہ ڈال کر چپکے سے کہتی ہے)

بٹو : شیرین بامی، جلو آپا، مکھو بیگم، بی پروٹین! بولتی کیوں نہیں (جب کوئی جواب نہیں ملتا تو گلاس اٹھا کر دودھ پی جاتی ہے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچتی ہے اور مسکراتی ہے)

## معانی و اشارات

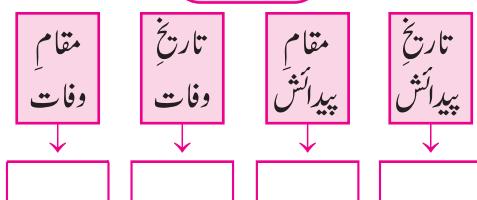
Numb	بے حس و حرکت - کسی بات کا احساس نہ ہونا	Satin	- ایک قسم کے قیمتی کپڑے کا نام
Powder	پاؤڈر	Desert	- چھیل میدان، ریگستان
Dislike, disapprove	برالگنا	باچھیں کھل جانا	- بہت خوش ہونا
Flow	بہاؤ	Brim with happiness	
Scream	گھر سر پر اٹھانا	Cuddle	- پیار کرنا، دلسا دینا، تھکنا
Warmth	شفقت	Dispute	- دشمنی ہونا، ناقابلی ہونا
	- محبت		- پھوٹ پڑنا

## مشقی سرگرمیاں

\* جان پچان کی مدد سے ذیل کاویب خاکہ مکمل کیجیے۔

جیب تنور

۱-



- ♦ ڈرامے میں پروٹین کے جو فائدے بیان کیے گئے ہیں اُنھیں تحریر کیجیے۔
- ♦ اس ڈرامے میں شیرین اور اس کے ساتھیوں میں پھوٹ پڑ جانے کی وجہ بیان کی گئی ہے اسے لکھیے۔
- ♦ کمیشیم کے فائدے تحریر کیجیے۔
- ♦ بٹونے خواب سے بیدار ہونے کے بعد جو منظر دیکھا اسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔
- ♦ ڈرامے میں ہنسنا، ھلکھلانا یا بہت زیادہ خوش ہونا، کے معنی میں جو محاورہ استعمال ہوا ہے اسے تلاش کر کے لکھیے۔
- ♦ درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔
  - (۱) باچھیں کھلانا
  - (۲) میٹھی میٹھی باتیں کرنا
  - (۳) چکنی چپڑی باتیں کرنا
  - (۴) گھر سر پر اٹھانا
- ♦ مجھے دودھ پسند / ناپسند ہے، پر اپنے گروپ میں رائے پیش کیجیے اور اس مبارحت کو تحریر کیجیے۔

### اضافی معلومات

#### ابتدائی طبی امداد

فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو کسی بھی وقت چوت آسکتی ہے۔ کسی میشن میں جسم کا کوئی حصہ آ کر زخمی ہو سکتا ہے۔ کسی عام آدمی کی سڑک پر چلتے ہوئے کسی موڑ گاڑی سے تکر ہو سکتی ہے۔ اسکوں میں کھلتی ہوئے کوئی کھلاڑی گر سکتا ہے یا جسم پر گیند لگ سکتی ہے۔ گھر میں پاؤں پھسل سکتا ہے۔ باور پی خانے میں کام کرتے ہوئے ذرا سی بے اختیاطی سے کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے۔ ایسے حالات میں ابتدائی طبی امداد بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کو انگریزی میں First Aid کہتے ہیں اور وہ ڈبایا تھیل جس میں ابتدائی طبی امداد کا سامان رکھا جاتا ہے اسے فرست ایڈ باکس کہتے ہیں۔ اس باکس میں کیا سامان ہوتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتے ہیں، اس کے لیے ابتدائی طبی امداد کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

- ♦ ڈراما کے کردار کے لباس خالی چوکون میں لکھیے۔
- ♦ شیرین
- ♦ جلو آپا
- ♦ مکھوپیگم
- ♦ بی پروٹین
- ♦ سبق کی مدد سے ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

کردار	نام
	شیرین
	جلو آپا
	بی پروٹین
	مکھوپیگم
	کمیشیم بانو

مناسب جوڑیاں لگائیے۔

الف	ب
شیرین	با توں میں غصب کی روائی ہے
مکھوپیگم	با توں میں وزن ہوتا ہے
جلو آپا	میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہیں
بی پروٹین	چکنی چپڑی باتیں کرتی ہیں

- ♦ ڈراما 'دودھ کی اہمیت' سے کوئی چار کرداروں کے نام لکھیے۔
- ♦ دودھ کے پختنے کی وجوہات بیان کیجیے۔
- ♦ گائے کے دودھ میں پائے جانے والے اجزاء کے نام تحریر کیجیے۔
- ♦ اس ڈرامے میں شیرین نے جس ملک کا ذکر کیا ہے اس ملک کا نام لکھیے۔
- ♦ شیرین نے منگولیا کے صحراء میں جو منظر دیکھا اسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔
- ♦ پانی کی بوتل کوٹوکی زین سے باندھنے کی وجہ تحریر کیجیے۔
- ♦ شیرین باجی کی بہنوں کے نام لکھیے۔



**پہلی بات :** ادب میں خطوط کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مشہور لوگوں کے خطوط سے نہ صرف ان کی تجھی زندگی کا پتا چلتا ہے بلکہ اس دور کے حالات سے بھی واقعیت حاصل ہوتی ہے۔ اندر اگاندھی پنڈت جواہر لال نہرو کی چیزی بیٹھی تھیں۔ وہ بچپن میں مسروی کے ایک بورڈنگ اسکول میں زیر تعلیم تھیں۔ اُس دوران پنڈت نہرو نے انھیں مختلف موقعوں پر کئی خطوط لکھے جو آگے چل کر اپنی بیٹی کو اس کی سالگرہ کے موقع پر نیک خواہشات پیش کی ہیں۔

**جان پیچان :** پنڈت جواہر لال نہرو ۱۸۸۹ء کو والہ آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ٹریننگ کا لمحہ، کیمبرج (انگلستان) سے گریجویشن کیا اور انریڈیپل سے یورپی کی ڈگری حاصل کی۔ ہندوستان لوٹنے کے بعد وہ انڈین نیشنل کانگریس سے وابستہ ہو گئے اور ملک کی آزادی میں انھوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ "The Discovery of India" ان کی مشہور کتاب ہے اور "Towards Freedom" ان کی سوانح ہے۔ ۲۷ مریئی ۱۹۶۳ء کو ان کا انتقال ہوا۔

نینی سینٹرل جیل، الہ آباد،  
26 رائٹ نومبر 1930۔

پیاری بیٹی!

تمھیں اپنی سالگرہ کے موقع پر تھے اور نیک خواہشات ملتی ہی رہی ہیں۔ نیک خواہشات کی تو اب بھی کوئی کمی نہیں لیکن میں جیل سے تمہارے لیے کیا تھفہ بھیج سکتا ہوں؟ نیک خواہشات کا تعلق تو دل سے ہے، جیسے کوئی پری تمھیں یہ سب کچھ دے رہی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنھیں جیل کی اوپنجی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں۔

تم خوب جانتی ہو کہ مجھے نصیحت کرنے سے کتنی نفرت ہے۔ جب کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ نصیحت کروں تو ہمیشہ اُس عقل مند کی کہانی یاد آ جاتی ہے جو میں نے کبھی پڑھی تھی۔ شاید ایک دن تم بھی وہ کتاب پڑھو جس میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے:

کوئی تیرہ سو برس گزرے کہ ملک چین سے ایک سیاح علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اس کا نام ہیون سانگ تھا۔ وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اُسے علم کا اتنا شوق تھا کہ راستے میں اس نے سیکڑوں مصیبتیں اٹھائیں اور ہزاروں خطرنوں کا مقابلہ کیا۔ وہ ہندوستان میں بہت دن رہا۔ خود سیکھتا تھا اور دوسروں کو سکھاتا تھا۔ اس کا زیادہ تر

وقت نالنده و دیا پیچھے میں گز راجو شہر پالٹی پڑ کے قریب واقع تھی۔ اس شہر کو اب پڑنے کہتے ہیں۔

ہیون سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہو گیا حتیٰ کہ اُس کو فاضل قانون کا خطاب دیا گیا۔ پھر اُس نے سارے ہندوستان کا سفر کیا۔ اس عظیم الشان ملک کے باشندوں کو دیکھا بھالا اور ان کے بارے میں پوری معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔ اس کتاب میں وہ کہانی بھی شامل ہے جو اس وقت مجھے یاد آئی۔

یہ ایک شخص کا قصہ ہے جو جنوبی ہند سے شہر کرنا سونا میں آیا۔ یہ شہر صوبہ بہار، بھاگل پور کے آس پاس کہیں تھا۔ ہیون سانگ نے سفر نامے میں لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھ رہتا تھا۔ سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل رکھتا تھا۔ ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہوئے اس عجیب و غریب انداز میں بڑی شان سے ادھر ادھر گھومتا پھرتا تھا۔ جب کوئی اس سے پوچھتا کہ آخر آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟ تو وہ جواب دیتا کہ ”میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے اس لیے میں نے اپنے پیٹ پرتانبے کی تختیاں باندھ رکھی ہیں۔ اور چوں کہ تم سب لوگ جہالت کے اندر ہیرے میں رہتے ہو، مجھے تم پر ترس آتا ہے اس لیے میں ہر وقت اپنے سر پر مشعل لیے پھرتا ہوں۔“

ہاں، تو مجھے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ علم و حکمت سے پھٹ جاؤں، اس لیے مجھے اپنے پیٹ پرتانبے کی تختیاں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری عقل میرے پیٹ میں نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں بھی ہو اس میں اتنی گنجائش ہے کہ بہت کچھ اور سما سکے۔ اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی بن کر دوسروں کو مشورہ دوں اسی لیے میں یہ جانے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے۔ اس بحث مبارحت سے کبھی کبھی کوئی سچائی نکل آتی ہے۔

اس لیے میں نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر کیا کروں؟ خط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ یک طرفہ ہوتا ہے اس لیے میں اگر کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگ کر تو اسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ سمجھو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

میں نے تم کو لمبا سا خط لکھ دالا۔ ابھی بہت سی باتیں باقی ہیں۔ اتنی باتیں اس خط میں کیسے آسکتی ہیں؟

تم بڑی خوش قسمت ہو کہ اپنے ملک کی آزادی کی جدوجہد کو دیکھ رہی ہو۔ تم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہو کہ ایک بہادر عورت تمہاری ماں ہے۔ اگر تم کو کبھی کسی بات میں شبہ ہو یا تمحیں کوئی پریشانی ہو تو تم کو اپنی ماں سے بہتر ساختی نہیں مل سکتا۔

خدا حافظ بیٹی! ... میری دعا ہے کہ تم ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔

محبت اور نیک خواہشات کے ساتھ

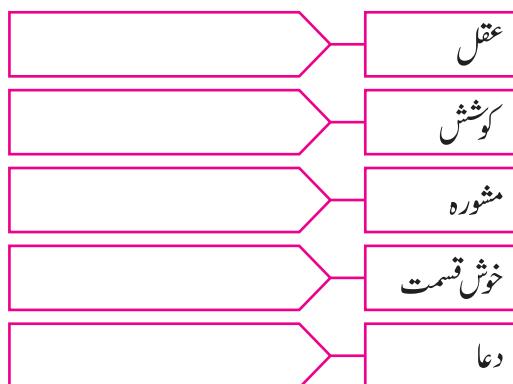
جو اہر لال

## معانی و اشارات

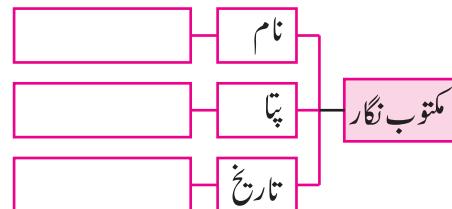
Wisdom	- عقل، سمجھ
Capacity	- سامانی، جگہ
Limited	- حد کے اندر، تنگ
Discussion	- بحث و تکرار
Struggle	- سخت کوشش
	- محدود
	- علم و حکمت
	- نجاشی
	- فاضل قانون

دانش - عقل، سمجھ  
 نالندہ و دیا پیٹھ - پرانے زمانے کی ایک یونیورسٹی جو پالتی پڑ  
 (پٹنہ) کے قریب تھی  
 An old university near  
 Patliputra (Patna)  
 فاضل قانون - قانون جانے والا  
 Law expert

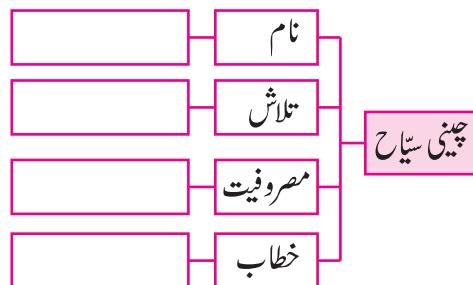
## مشقی سرگرمیاں



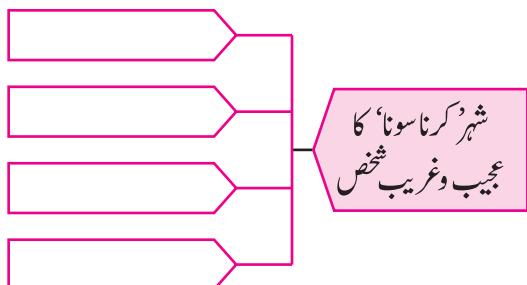
❖ خط پڑھ کر شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔



❖ چینی سیاح سے متعلق ذیل کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔



❖ جنوبی ہند سے شہر کرنا سونا، میں آنے والے عجیب و غریب شخص کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔



❖ درج ذیل الفاظ سے متعلق پنڈت نہرو کے خیالات، خط کی روشنی میں لکھیے۔



- ❖ نصیحت سے متعلق پنڈت نہرو کے جملے خط سے نقل کیجیے۔
- ❖ شہر کرنا سونا کے عجیب و غریب شخص کا علم سے متعلق دعویٰ لکھیے۔
- ❖ خط کی مدد سے نالندہ و دیا پیٹھ سے متعلق دو جملے تحریر کیجیے۔
- ❖ خط کا مرکزی خیال اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔
- ❖ پنڈت نہرو کی بیٹی اندر اخوش قسمت ہے کیونکہ ...

- 1.
- 2.
- 3.

- ❖ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔
- ❖ علم و دانش علم و حکمت صحیح اور غلط دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے۔
- ❖ نیک، نفرت، مصیبت، محدود، صحیح



**پہلی بات :** ہر انسان جسے پسند کرتا ہے، اس کی تعریف کرتا ہے۔ تعریف بھی ایک سلیقے سے ہونی چاہیے۔ ایک عام انسان جن الفاظ اور حس انداز میں کسی کی تعریف کرتا ہے، اس کے مقابلے میں ایک شاعر مختلف طریقے سے کسی کی تعریف و ستائش کرتا ہے اور جب بات اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہو تو کہنا ہی کیا! اللہ کی تعریف کو حمد کہتے ہیں۔ اس حمد میں شاعرنے کئی پبلوؤں سے اللہ کی ذات اور صفات کو بیان کیا ہے۔

**جان پیچان :** عرفان جعفری کا اصل نام عبداللہ جعفری ہے۔ ورنومبر ۱۹۵۹ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے لیکن عرصے سے ممبئی میں قیام پذیر ہیں۔ انہوں نے اسلام ممبئی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے برہانی کالج سے گرینجوشن کیا اور ریلوے کے کمپیوٹر مکمل سے بخوبیت سینٹر سپروائزر ۳۲۷ بر سوں تک وابستہ رہنے کے بعد سبکدوٹی حاصل کی۔ ان کا ایک شعری مجموعہ ”بخارہ“ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ملک و بیرون ملک کے مشاعروں اور ان کی نظمات کے لیے وہ بلائے جاتے ہیں۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کا ”ساحر لہیانوی انعام“ برائے شاعری، انہوں نے حاصل کیا ہے۔

دل و نظر میں تجلی اُتار دیتا ہے  
ترا ہی ذکر سکون و قرار دیتا ہے

تو ہی تو بُوند میں رکھتا ہے شانِ خورشیدی  
صف کو تو ہی گھر ، آبدار دیتا ہے

ترا مزاج ہے رحم و کرم ، مرے معبدوں  
سلکتی ریت کو تو ، برگ و بار دیتا ہے

اُدھر زمیں پہ رگڑتی ہے پاؤں تشنہ لبی  
اُدھر تو ریت میں چشمہ اُتار دیتا ہے

ترے ہی نام سے آتی ہے جانِ کلیوں میں  
ترا ہی نامِ چن کو نکھار دیتا ہے

ترا کرم ہے کہ چھپ جاتے ہیں گناہ مرے  
تو میرے عیب کو پردے ہزار دیتا ہے

**خلاصہ :** شاعر کہتا ہے کہ اللہ کا نام سکون اور قرار دیتا ہے اور دلوں کو نور سے بھر دیتا ہے۔ وہ ایک بوند کو سورج جیسی شان اور سیپ میں موئی کو چمک دیتا ہے۔ خدا کی ذات رحیم و کریم ہے۔ وہ تپتی ہوئی ریت میں پھول پودے اگانے کی قدرت رکھتا ہے۔ شاعر حضرت اسماعیلؑ کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح ان کے ریت میں ایڑیاں رگڑنے سے اللہ تعالیٰ نے پانی کا چشمہ جاری کر دیا تھا، اسی طرح جب کوئی ضرورت کے وقت اضطراب کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے تو خدا کی طرف سے اس کی حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔ اسی کے نام سے کلیوں کو جان اور چمن کو نکھار حاصل ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ وہ انسان کے عیبوں پر پردہ ڈال کر اس کے گناہوں کو چھپا دیتا ہے۔

## معانی و اشارات

برگ و بار	- شاخ اور پھل مراد سر بزی و شادابی	نور	- نور
Branches and fruits, liveliness		شان خورشیدی	- سورج جیسی عظمت
ثirst	- پیاس	تجّلی	- Glory of the sun
		آبدار	- چمک

## مشقی سرگرمیاں

- ❖ دیے ہوئے الفاظ سے متعلق حمد کے حوالے سے دائے  
اُدھر زمیں پر رگڑتی ہے پاؤں تشنہ لبی  
اُدھر تو ریت میں چشمہ اُتار دیتا ہے
  - ۱۔ اس شعر سے متعلق واقعہ لکھیے۔
  - ۲۔ اس شعر کی صنعت کا نام لکھیے۔
- ❖ ترا کرم ہے کہ چھپ جاتے ہیں گناہ مرے  
تو میرے عیب کو پردے ہزار دیتا ہے
  - اس شعر کا مطلب لکھیے۔
- ❖ تشنہ، صفت ہے، اس سے اسم بنائیے۔
- ❖ ”ترا ہی نام سکون و قرار دیتا ہے، شاعر کے ایسا کہنے کی وجہ  
لکھیے۔
- ❖ ترا، تو، ترے ان الفاظ سے شاعر کی مراد لکھیے۔
- ❖ اے اللہ! تیری ذات بہت ہی رحمت والی ہے۔ تو صمرا  
میں بھی درخت اُگا دیتا ہے۔ اس مفہوم کو ادا کرنے والا  
شعر لکھیے۔
- ❖ دیتے ہے، حمد کی..... ہے۔
- ❖ گہر، آبدار، بار، نکھار اور ہزار حمد کے .....  
..... ہیں۔
- ❖ دل و نظر بوند، ریت سیپ، عیب
- ❖ تجلی، خورشید، آبدار



**پہلی بات :** انسان جس جگہ پیدا ہوتا ہے اور جہاں اس کی پروردش ہوتی ہے، وہ اس جگہ سے محبت کرتا ہے۔ اسے اپنے وطن کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے۔ وہ اپنے وطن کو، اس کے لوگوں کو، غرض اپنے وطن کے ذریعے ذریعے کو آزاد اور خوش دیکھنا چاہتا ہے۔ شاعر نے اس نظم میں اپنے وطن سے محبت کا نہایت خوب صورت انداز میں اظہار کیا ہے۔

**جان پچان :** جاں نثار اختر کا پورا نام جاں نثار حسین رضوی تھا۔ وہ ۱۹۱۳ء میں گوالیار میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علی گڑھ سے ایم۔ اے کیا اور بھوپال کے حمیدیہ کالج میں شعبہ اردو کے صدر مقرر ہوئے۔ بعد میں وہ ممبئی چلے آئے اور فلمی نغمہ نگار کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ ان کا شماراً ہم ترقی پسند شعراء میں ہوتا ہے۔ انھیں ۱۹۴۷ء میں 'سوویٹ لینڈ نہر والیوارڈ' سے نوازا گیا۔ ہندوستان ہمارا، ان کی قومی اور وطنی نظموں کا مجموعہ ہے جو دوجدوں میں شائع ہوا۔ 'سلسل، جادو، خاکِ دل، پچھلے پہر، اور گھر آنگن، وغیرہ ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں ان کا انتقال ہوا۔

سینے سے آدھی رات کے  
پھوٹی وہ سورج کی کرن  
برسے وہ تاروں کے کنوں  
وہ رقص میں آیا گنگن  
آئے مبارک باد کو  
کتنے شہیداں وطن  
آزاد ہے، آزاد ہے  
آزاد ہے اپنا وطن  
آزاد ہے اپنا وطن  
  
اے رو د گنگا گیت گا  
اٹھلا کے چل موچ جمن  
ہاں اے ہمالہ، جھوم جا  
رقصائیں ہوں اے دشت و دمن

ہاں اے ایلیورا کے بتو!  
نغمہ سرا ہو نغمہ زن  
آزاد ہے ، آزاد ہے

آزاد ہے اپنا وطن  
آزاد ہے اپنا وطن

اے پرچم سے رنگ تو  
اپنے وطن کی آبرو  
تو ہے ہمارا نگ و نام  
ہم تجھ کو کرتے ہیں سلام

ہے زعفرانی سے عیاں  
بے لوث خدمت کی لگن  
سبزی سے تیری جلوہ گر  
ہمت ، جوانی ، بانپن  
ظاہر سفیدی سے تری  
انسانیت ، پاکیزہ پن

اے پرچم سے رنگ تو  
اپنے وطن کی آبرو  
تو ہے ہمارا نگ و نام  
ہم تجھ کو کرتے ہیں سلام  
ہم تجھ کو کرتے ہیں سلام

**خلاصہ :** وطن کی آزادی پر خوش ہو کر شاعر کہہ رہا ہے کہ آدھی رات کے وقت آزادی کا اعلان ہوا یعنی ملک میں ایک نئی صبح طلوع ہوئی۔ سورج کی کرن پھوٹی، تاروں کے کنوں بر سے اور وطن پر شہید ہونے والے مبارکباد دینے کے لیے آئے۔ شاعر دریائے گنگا کو گیت گانے، جمنا کو اٹھلا کر چلنے، ہمالیہ کو جھومنے، جنگلوں اور پہاڑوں کو ناچنے اور ایلیورا کی مورتیوں کو نغمے گانے کا کہہ رہا ہے۔ شاعر ملک کے ترنگے کو وطن کی آبرو اور عزت و نیک نامی کی وجہ کہتے ہوئے سلام کر رہا ہے۔ ترنگے کے تین رنگوں میں زعفرانی رنگ بے لوث خدمت کی لگن، ہر ارنگ بہت، جوانی اور بانپن اور سفید رنگ انسانیت اور پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔

## معانی و اشارات

سہ رنگ	-	تین رنگوں والا، تر نگاہ	Tricolour
نگ و نام	-	عزت و آبرو	Reputation
رو نما ہونا	-	ظاہر ہونا	To appear
بے لوث	-	بے غرض	Pure

رود	-	نہیں	River
رقصان ہونا	-	ناچنا	To dance
دمن	-	ٹیلا، ٹکری	Small hill
نغمہ سرا ہونا	-	گیت گانا	To sing
سہ	-	تین	Three

## مشقی سرگرمیاں

- ❖ ہندوستانی پرچم کے رنگ اور ان کی خصوصیات کے مابین اس طرح آزادی مناتے ہیں۔
- ❖ ہندوستان کی مختلف چیزیں لگا گئیں، ہمالہ، ایلورا، شہیدان وطن ہر ایک کے لیے کم از کم ایک جملہ لکھیے۔
- ❖ اپنے وطن کے پرچم کے بارے میں معلومات لکھیے۔

### مبالغہ (Hyperbole)

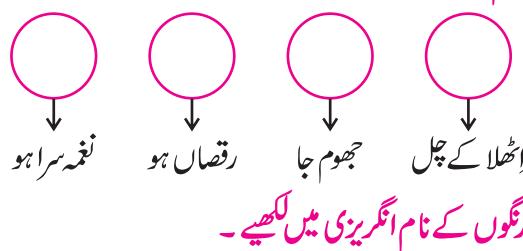
آپ شکیت جلالی کا یہ شعر پڑھ چکے ہیں۔  
 برا نہ مانیے لوگوں کی عیب جوئی کا  
 انھیں تو دن کا بھی سایہ دکھائی دیتا ہے  
 اس شعر میں دن کا سایہ دکھائی دینا ایسا واقعہ ہے جو کبھی واقع  
 نہیں ہو سکتا مگر شاعر نے ایک بات یعنی اچھوں کو برا کہنے کی  
 عادت کو بڑھا چڑھا کر کہا ہے۔ شعر میں جب کوئی ایسی بات کہی  
 جائے کہ حقیقت میں جو واقع نہیں ہو سکتی، اسے 'مبالغہ'  
 کہا جاتا ہے۔

❖ ذیل کے اشعار میں صنعتِ مبالغہ پہچانیے۔  
 گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر  
 بھن جاتا تھا جو گرتا تھا دانہ زمین پر

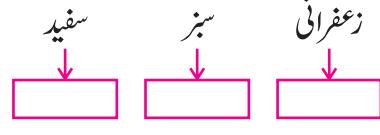
ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے  
 بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خصوصیات	رنگ
اپنے وطن کی آبرو	زعفرانی
انسانیت، پاکیزگی	سزر
ہمت، جوانی، بانپن	سفید
بے لوث خدمت کی لگن	پرچم

❖ نغمہ مدد سے دائرے میں مناسب لفظ لکھیے۔



❖ رنگوں کے نام انگریزی میں لکھیے۔



❖ سینے سے آدمی رات کے پھوٹی وہ سورج کی کرن سے مراد لکھیے۔

❖ شعر کی روشنی میں آزادی کی جدوجہد کا تذکرہ بیجیے۔

آئے مبارک باد کو  
 کتنے شہیدان وطن  
 اپنے وطن کے پرچم کو سلام کرنا چاہیے کیونکہ.....



8NIWGF

## متن طارق باغثی

## محنت

۳۲

**پہلی بات :** آج ہم اپنے آس پاس بڑی بڑی عالی شان عمارتیں، بند، کالج اور اسکولیں، ائیر پورٹ، پارک وغیرہ دیکھتے ہیں۔ یہ سب ایک دن میں نہیں بن گئے۔ دنیا بھر میں یہ ترقی لاکھوں کروڑوں انسانوں کی محنت کی وجہ سے ممکن ہو پائی ہے۔ انسان اگر محنت نہ کرتا تو شاید یہ دنیا سیکڑوں یا ہزاروں برس پیچھے ہوتی۔ اللہ کے رسول نے بھی محنت کرنے کو پسند کیا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے محنت کی وجہ سے انسانوں کی ترقی کا جائزہ لیا ہے۔

**جان پچان :** متن طارق باغثی کا اصل نام محمد متن صدیقی تھا۔ وہ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء کو باغثت میں پیدا ہوئے۔ ادیب کامل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کرنے کے بعد انہوں نے درس و تدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ نظم و نثر اور اسلامیات پر درجنوں کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں پر انھیں کئی انعامات بھی ملے۔ ۱۳ نومبر ۲۰۱۳ء کو بمقام باغثت ان کا انتقال ہوا۔

یہ بستی ، یہ بازار ، سڑکیں تمام  
مشینوں کی بڑھتی ہوئی دھوم دھام  
یہ موڑ ، یہ ریلیں ، یہ خبروں کے جال  
کرشے یہ بجلی کے دن کی مثال  
یہ سربزہ کھلتی ، یہ سوداگری  
یہ صنعت ، یہ حرفت ، یہ کارگری  
کتابوں کے انبار ، یہ علم و فن  
یہ گل اور غنچے چمن در چن  
دکھتے مہکتے ہوئے لالہ زار  
گلستان کی یہ رونقیں پُر بہار  
غرض جو بھی دنیا میں ہے سربزہ  
کریں گے اگر ہم بھی محنت سے کام  
تو پائیں گے دنیا میں اعلیٰ مقام

**خلاصہ :** موجودہ زمانہ ترقیوں کا زمانہ ہے۔ بستیاں، بازار، مشینوں کی دھوم، موڑ، ریل اور خبروں کے جال یعنی اخبارات و رسائل اور انشر نیٹ وغیرہ بجلی کے کرشے ہیں۔ سربزہ کھیتیاں اور دن بدن بڑھنے والی تجارت، نئی نئی صنعتیں اور ایجادات، کیسر تعداد میں شائع ہونے والی کتابیں اور علم و فن کی ترقی، باغوں میں کھلنے والے پھول اور غنچے اور دکھتے مہکتے گلزار اور پُر بہار رونقیں، غرض دنیا میں یہ ساری چیزیں اور ترقیاں انسان کی محنتوں کا پھل ہیں۔ اگر ہم لوگ بھی اسی طرح محنت کریں گے تو دنیا میں اعلیٰ مقام پائیں گے۔

اس سرے سے اس سرے تک	- سر بسر	Heap	- ڈھیر	انبار
From this end to that end		Garden	- باغ	گلستان
Fruit, result	- پھل، نتیجہ			

### مشقی سرگرمیاں

- ❖ انسان کی محنت سے کاشتکاری، تجارت اور صنعت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ اس مفہوم کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
- ❖ گل اس لفظ کو زیر، زبر یا پیش لگا کر نئے الفاظ بنائیے اور معنی کے ساتھ لکھیے۔
- ❖ صنعت، حرف کے ہم صوتی الفاظ لکھیے جن کے معنی ....
- ❖ ۱۔ خوش نویسی      ۲۔ علاج و معالجہ  
۳۔ چھپائی  
۴۔ جمع لکھیے۔
- ❖ جال، اس طرح کے سہ حرفي ہم صوت الفاظ لکھیے۔

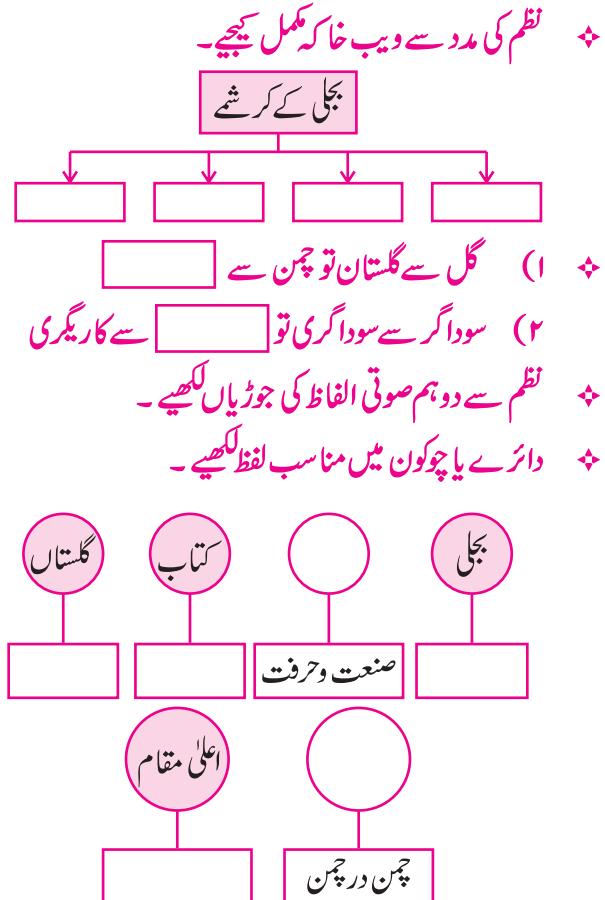


### تلمیح (Allusion)

روح الامیں کا بھی نہ گزر ہوسکا وہاں  
انسان جس مقام پر بے پاں و پر گیا  
روح الامیں حضرت جبریل کا لقب ہے اور انسان سے مراد  
یہاں رسول اللہ ہیں۔ اس شعر میں معراج کی رات کے واقعے  
کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

شاعر جب اپنے کلام میں کسی تاریخی واقعے، فرضی حکایت یا  
مزہبی قصے کی طرف اشارہ کرتا ہے، شعر میں واقعے کے ایسے  
استعمال کو "تلمیح" (allusion) کہا جاتا ہے۔

حمد میں تلمیح کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔



- ❖ "بجلی کے کرشے" تحریر کیجیے۔
- ❖ "محنت کی عظمت" پر کم از کم دس سطروں کا مضمون لکھیے۔
- ❖ "دنیا کی رونق انسان کی محنتوں کا ثمر ہے" اس خیال کی وضاحت کیجیے۔
- ❖ درج ذیل شعر کی روشنی میں "محنت کی عظمت" پر کم از کم دس سطروں کا مضمون لکھیے۔
- ❖ کریں گے اگر ہم بھی محنت سے کام تو پائیں گے دنیا میں اعلیٰ مقام



BNSSI13

## اکبرالہ آبادی

# لندن کی ہوا

۲

**پہلی بات :** ایک مشہور کہاوت ہے 'کوچلا ہنس کی چال، اپنی چال بھی بھول گیا۔' یہ بات انگریزوں کے دور حکومت میں ان کی نقل کرنے والوں پر صادق آتی ہے۔ اس زمانے میں لوگوں نے انگریزوں کے افکار و خیالات اور ہن سہن کے طریقے بڑی تیزی سے اپنائے۔ بلاشبہ انگریزوں نے ہمارے ملک کو بہت سی نئی چیزوں سے روشناس کرایا مگر سکے کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ ان کی تہذیب کو اپنانے کی دھن میں لوگ اپنی تہذیب اور مذہبی قدروں سے دور ہوتے چلے گئے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے اسی صورتِ حال پر افسوس نظاہر کیا ہے۔

**جان پیچان :** اکبر حسین اکبرالہ آبادی ۱۸۳۶ء میں پیدا ہوئے۔ وہ اردو کے مشہور طنز و مزاح نگار تھے۔ انہوں نے غزلیں بھی کہیں اور نظمیں بھی۔ انہوں نے اپنی شاعری میں مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب کی انہی تقلید کو طنز کا نشانہ بنایا اور تعمیری، مقصدی و اصلاحی شاعری کو روایج دیا۔ سلاست، روانی، لطف بیان، طنز و ظرافت ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں ان کا انتقال ہوا۔

<p>کھا کے لندن کی ہوا عہدِ وفا بھول گئے کیک کو چکھ کے سیبویوں کا مزہ بھول گئے چمن ہند کی پریوں کی ادا بھول گئے کیا بزرگوں کی وہ سب جود و عطا بھول گئے اور یہ نکتہ کہ مری اصل ہے کیا، بھول گئے جب کہ بوڑھے روٹ دین خدا بھول گئے</p>	<p>عشرتی گھر کی محبت کا مزہ بھول گئے پنچھے ہوٹل میں تو پھر عید کی پروا نہ رہی موم کی پتیوں پر ایسی طبیعت پکھلی نجل ہے اہلِ وطن سے جو وفا میں تم کو نقلِ مغرب کی تریک آئی تمہارے دل میں کیا تعجب ہے کہ لڑکوں نے بھلایا گھر کو</p>
--	--

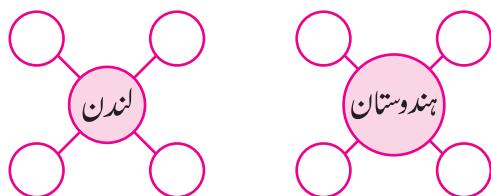
**خلاصہ :** شاعر نے اس نظم میں اپنے بیٹھے عشرتِ حسین کی شخصیت میں نمایاں ہونے والی تبدیلیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ شاعر اپنے بیٹھے سے کہتا ہے کہ لندن جا کر تم نے اپنے گھر کی محبت کا مزہ بھلا دیا۔ تم ہوٹل میں پنچھے تو تمہیں عید کی پروا نہ رہی۔ وہاں کے کیک چکھنے کے بعد تم سیبویوں کا مزہ بھول گئے۔ وہاں کی عورتوں کو تم نے اپنے ملک کی عورتوں سے بہتر سمجھا۔ اپنے وطن کے لوگوں سے تمہاری محبت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ تم نے اپنے بزرگوں کی مہربانیوں اور شفقتوں کو بھی فراموش کر دیا۔ مغربی قوموں کی تہذیب تم کو اس قدر پسند آئی کہ تم نے اپنی حقیقت کو نظر انداز کر دیا اور تمہیں یہ بات یاد نہ رہی کہ ہم بہر حال مغربی قوموں سے مختلف ہیں۔ آخر میں شاعر یہ کہتا ہے کہ نوجوانوں نے مغرب کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ملک کو بھلا دیا، اس پر تعجب کیوں کیا جائے جبکہ بزرگ بھی اپنے دین و مذہب سے دور ہو گئے ہیں۔

## معانی و اشارات

Craze	- جوش، لہر	ترنگ	British women	موم کی پتیاں - مراد انگریز عورتیں
Ways, tradition	- طریقہ، ڈھنگ	روش	Miserliness	بخل - کنجوی
			Reward	جود و عطا - بخشش، سخاوت، عنایت

### مشقی سرگرمیاں

نظم کی مدد سے مغربی تہذیب کی نقل کی دو مشاپیں لکھیے۔  
 نظم کی روایت لکھیے۔  
 نظم کے قافیے سلسلہ وار لکھیے۔  
**نظم کا مطالعہ کر کے 'لندن' اور ہندوستان کا ویب خاکہ  
 مکمل کیجیے۔**



ذیل کے تمام اردو الفاظ کے ایک لفظی انگریزی مترادف لفظ  
 سے نکالیے۔ مثلاً: "INTERNET" سے نکالیے۔

RENT	(چار حرفي)	کرایہ، اجرت	(۱)
.....	(چار حرفي)	تہہ، قطار، درجہ	(۲)
.....	(چار حرفي)	خیمه، تنبو	(۳)
.....	(چار حرفي)	رسم، رواج، ریت	(۴)
.....	(تین حرفي)	سرایہ، مسافرخانہ، دھرم شالہ	(۵)
.....	(چھے حرفي)	اکمل، پورا، تمام	(۶)
.....	(پانچ حرفي)	باطنی، پوشیدہ، اندر کا	(۷)
.....	(پانچ حرفي)	ساکن، جامد، کاہل	(۸)
.....	(تین حرفي)	رنج، غصہ، ناراضگی	(۹)
.....	(تین حرفي)	ڈبا، دھات کا نام	(۱۰)

- ♦ کسی ایک جوڑی کا حرفی تعلق پہچان کر دوسرا جوڑی مکمل کیجیے۔
- ۱۔ عید : سویاں :: کیک : .....
- ۲۔ پریاں : ..... :: موم کی پتیاں : لندن
- ۳۔ لڑکے : گھر :: بوڑھے : .....
- ۴۔ مغرب : لندن :: مشرق : .....  
 صحیح یا غلط بیان کی نشاندہی کیجیے۔ غلط بیان درست کر کے لکھیے۔
- ۱۔ لندن کی ہوا کھا کے عشرتی کو سویوں کا مزہ یاد رہا۔  
 لندن پہنچ تو عید اور سویوں کی پرواہی۔
- ۲۔ عشرتی اپنے بزرگوں کی عطا و بخشش سب بھول گئے۔
- ۳۔ مغرب کی نقل کے چکر میں عشرتی نے اپنی اصل کو یاد رکھا۔
- ♦ نظم کا مطالعہ کر کے فقرے مکمل کیجیے۔
- ۱۔ نقل مغرب سے مراد .....  
 موم کی پتیاں یعنی .....
- ۲۔ بزرگوں کی جود و عطا .....  
 چمن ہند کی پریاں .....
- ۳۔ عہد وفا .....  
 ”کھا کے لندن کی ہوا عہد وفا بھول گئے“ سے شاعر کی مرا لکھیے۔
- ♦ نظم سے وہ شعر تلاش کر کے لکھیے جس میں شاعر لڑکوں اور بوڑھوں کے کردار پر افسوس ظاہر کرتا ہے۔



8P2NJQ

محمد حسین آزاد

ابر کرم

۵۵

**پہلی بات :** ہمارے ملک میں زراعت روزگار کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ کھیتوں میں کسانوں کی محنت و مشقت سے اناج اگتا ہے جس سے ملک بھر کے لوگوں کی غذائی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ برسات آنے سے پہلے کسان بادلوں کو بڑی امید کے ساتھ دیکھتا ہے کہ یہی بارش جہاں ان کے کھیتوں کو سبز و شاداب کرتی ہے، وہیں مخلوقات کے لیے نعمتِ خداوندی ثابت ہوتی ہے۔

**جان پچان :** محمد حسین آزاد ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہ اردو کے صاحبِ طرز انشا پرداز تھے۔ فارسی زبان پر انھیں کامل عبور حاصل تھا۔ آزاد اردو میں تمثیل نگاری کے اہم ستون ہیں۔ نیرنگِ خیال، ان کے مضامین کا مجموعہ ہے جس میں تمثیل نگاری کے کامیاب نمونے موجود ہیں۔ آبِ حیات، میں انھوں نے اردو کے قدیم شعرا کے متعلق اہم معلومات جمع کی ہے۔ آبِ حیات، دربارِ اکبری، اور سخنِ دانِ فارس، ان کی اہم تصانیف ہیں۔ ۲۳ جنوری ۱۹۱۰ء کو ان کا انتقال ہوا۔

اور اٹھنا آسمان کی طرف جھوم جھوم کر  
سبزے کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا روندی ہوئی  
اور شامیانے شرق سے تا غرب چھا گئے  
برسے گا آج خوب، دھواں دھار ابر ہے  
اور سبز کیاریوں میں وہ پھولوں کی لا لیاں  
وہ کھاڑیاں بھری ہوئی، تھالے چھلک رہے  
اور گونجنا وہ باغ کا پانی کے شور سے  
گوتا چھلک رہے ہیں کٹورے گلاب کے

چلنا وہ بادلوں کا زمیں چوم چوم کر  
بجلی تو دیکھو، آتی ہے کیا کوندی ہوئی  
لو، بادل اب گرجتے ہوئے سر پہ آگئے  
کیا مست آیا جھوم کے، سرشار ابر ہے  
بوندوں میں جھومتی وہ درختوں کی ڈالیاں  
وہ ٹھنڈیوں میں پانی کے قطرے ڈھلک رہے  
گرنا وہ آبشار کی چادر کا زور سے  
جل تھل ہیں کوہ و دشت میں تالاب آب کے

**خلاصہ :** اس نظم میں شاعر نے برسات کے موسم کی منظر کشی کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ بادلوں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے گویا وہ زمین کو چوم کر جھومتے ہوئے آسمان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بجلی کوندی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ بادل گرجتے ہوئے مشرق سے مغرب تک چھا گئے ہیں۔ ساون کی گھٹا کو دیکھ کر لگتا ہے موسلا دھار بارش ہوگی۔ بارش شروع ہونے کے بعد جنگلوں میں درختوں کی شاخیں لہر رہی ہیں۔ کہیں آبشار کی گرج ہے، کہیں بارش کا شور۔ میدان اور پہاڑ سب پانی سے شرابور ہو چکے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا گلاب کے کٹورے چھلک رہے ہیں۔

## معانی و اشارات

Redness	سرخی	-	لالی	To thunder	-	کوندا
Puddle	پانی کا گڑھا	-	تھالا	Trod	-	روندنا
Drip	سپکنا	-	ڈھلکنا	Tent	-	شامیانہ
	پانی کا جھرنا جو بلندی سے گرے	-	آبشار	مشرق سے مغرب تک	{	مشرق سے مغرب تک
Waterfall	پہاڑ اور جنگل	-	کوہ و دشت	East to West		غرب
Mountains & woods	جل تھل ہونا	-	جل تھل ہونا	Intoxicated	-	سرشار
Excess of water	ہر طرف پانی جمع ہونا	-	Raining heavily	نئے میں چور	-	دھواں دھار
				تیز، پر زور	-	

## مشقی سرگرمیاں

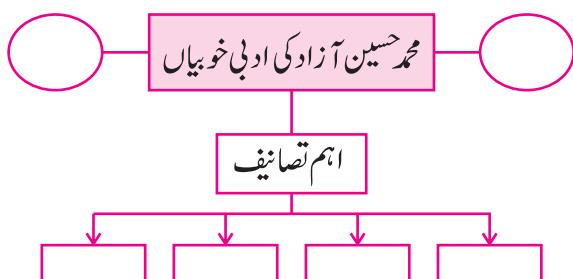
♦ پہلی بارش اور میں عنوان پر پندرہ سطروں کا مضمون لکھیے۔

الف	ب
بجی	جل تھل کوہ و دشت ہیں
ہوا	آتی ہے کوندی ہوئی
بادل	بر سے گا آج خوب
ابر	گر جتے ہوئے سر پا آگئے
تالاب	سبزے کو روندتی ہوئی

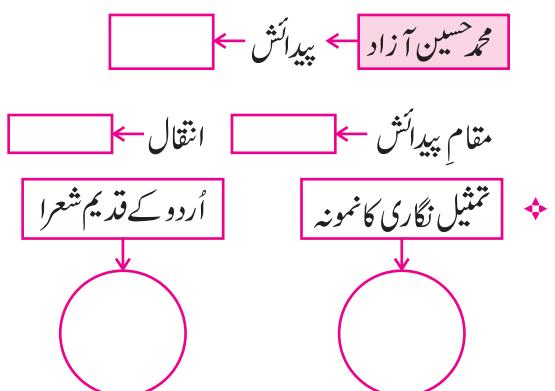
♦ ایک دوسرے سے تعلق پہچان کر مناسب لفظ لکھیے۔

1. ہوا : ٹھنڈی ٹھنڈی :: ابر : .....
  2. تالاب : ..... :: قطرے : ٹپ ٹپ
- ♦ کیا مست آیا جھوم کے سرشار ابر ہے  
بر سے گا آج خوب ، دھواں دھار ابر ہے  
شعر کی مدد سے بارش کے پہلے کی منظر کشی کیجیے۔
- ♦ گرنا وہ آبشار کی چادر کا زور سے  
اور گونجا وہ باغ کے پانی کا شور سے  
اس شعر کی مدد سے بارش کے بعد کا منظر بیان کیجیے۔
- ♦ نظم سے صنعتِ تشبیہ کا شعر نقل کیجیے۔

♦ جان پہچان کی مدد سے معروضی معلومات پر بنی ویب خاکہ مکمل کیجیے۔



♦ نظم ابر کرم کے شاعر محمد حسین آزاد کا شعبہ خاکہ مکمل کیجیے۔



♦ نظم سے چار ہم صوتی الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔  
♦ حمد سے وہ شعر تلاش کر کے لکھیے جس میں سمت کا تذکرہ آیا ہے۔



## (ا) غزل جلیل مانک پوری

# غزلیات

۶

**پہلی بات:** مختلف غزلوں کو پڑھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان میں تنوع اور رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ ردیف اور قافیوں کے فرق کے علاوہ غزلوں میں بھریں، موضوع، لب و لہجہ اور شاعروں کے اظہار کا انداز بھی الگ الگ ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک فرق یہ بھی ہے کہ بعض غزلیں طویل بھروس میں ہوا کرتی ہیں اور بعض منقص بھروس میں۔ ذیل کی غزل چھوٹی بھروس لکھی گئی ہے۔

**جان پیچان :** جلیل مانک پوری کا اصل نام جلیل حسن اور جلیل شخص تھا۔ وہ ۱۸۲۶ء میں مانک پور (آودھ) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے لکھنؤ میں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ شروع ہی سے شعرگوئی کا شوق تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ امیر میناں کے شاگرد ہوئے اور انھی کے ہمراہ ستمبر ۱۹۰۰ء میں حیدر آباد پہنچ۔ میر محبوب علی آصف نے 'جلیل القدر' اور میر عثمان علی نے 'فصاحت جنگ' بہادر اور امام الغنی کے خطابات سے انھیں نوازا۔ 'تاجِ سخن، جانِ سخن' اور 'روحِ سخن' ان کے شعری دیوان ہیں۔ 'معراجِ سخن' نعت اور سلام کا مجموعہ ہے۔ 'معیار اردو' محاورات کا مجموعہ ہے۔ 'تذکرہ و تائیث' ان کی مشہور تصنیف ہے۔ ۱۹۳۶ء کو حیدر آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

زمانہ ہے کہ گزر جارہا ہے  
یہ دریا ہے کہ بہتا جارہا ہے  
زمانے پر ہنسے کوئی کہ روئے  
جو ہونا ہے ، وہ ہوتا جارہا ہے  
جو کچھ ان کی نگاہیں کر رہی ہیں  
وہ دل پر نقش ہوتا جارہا ہے  
بہار آئی کہ دن ہولی کے آئے  
گلوں میں رنگ کھیلا جارہا ہے  
جلیل ، اب دل کو تم اپنا نہ سمجھو  
کوئی کر کے اشارہ جارہا ہے

## معانی و اشارات

نقش ہونا - چھپ جانا، ظاہر ہو جانا

## مشقی سرگرمیاں

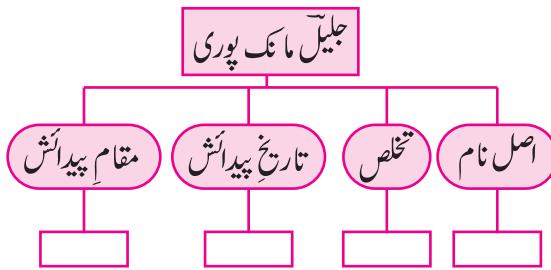
- ♦ جان پچان کی مدد سے درج ذیل ویب خاکہ مکمل کیجیے۔
- ♦ دیے ہوئے لفظوں سے شروع ہونے والے مصروع مکمل طور پر لکھیے۔
 

_____	زمانہ
_____	زمانے
_____	بہار
_____	جلیل
- ♦ خانوں میں مناسب الفاظ لکھیے۔
 

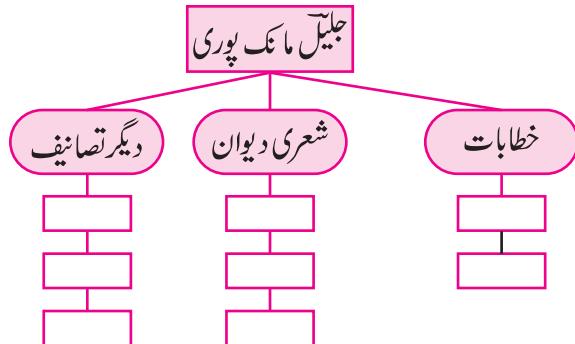
ردیف	قافیہ
_____	_____
- ♦ اس شعر سے متعلق اپنی رائے دیجیے۔
 

زمانے پر ہنسے کوئی کہ روئے  
جو ہونا ہے وہ ہوتا جا رہا ہے
- ♦ درج ذیل شعر کی روشنی میں ہولی اور بہار کو واضح کیجیے۔
 

بہار آئی کہ دن ہولی کے آئے  
گلوں میں رنگ کھیلا جا رہا ہے



- ♦ جان پچان کی مدد سے درج ذیل ویب خاکہ مکمل کیجیے۔



- ♦ اس شعر کا مطلب لکھیے۔

زمانہ ہے کہ گزرا جا رہا ہے  
یہ دریا ہے کہ بہتا جا رہا ہے

## مسلم سائنسدار ابوالقاسم زہراوی

### اضافی معلومات

ابوالقاسم زہراوی اندرس میں قرطبه شہر الزہرا میں پیدا ہوئے۔ اس جگہ کی نسبت سے 'الزہراوی' کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس وقت امیر خلیفہ عبد الرحمن کا دور تھا۔ خلیفہ نے اپنی سلطنت میں بہت سے شفاخانے اور تعلیمی مرکز کھول رکھے تھے۔ قرطبه میں بچاں سے زیادہ شفاخانے یعنی اسپتال تھے جہاں لوگوں کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ علم طب کی تعلیم و تربیت کے لیے شہر میں ایک مرکز تھا جس کے کتب خانے میں دولاٹھ کتابیں تھیں۔ ابوالقاسم نے یہیں تعلیم حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد شاہی شفاخانے میں طبیب مقرر ہوئے۔ ابوالقاسم کو جرایحی سے خاص دلچسپی تھی۔ اسی شعبہ میں مہارت حاصل کی اور علم جرایحی کے باقاعدہ اصول بنائے۔ خود جرایحی کے آلات تیار کیے اور خوبی سے ان آلات کو استعمال بھی کیا۔ علم جرایحی کے موضوع پر ابوالقاسم زہراوی نے ایک مستند کتاب 'التصریف' لکھی۔ پوری کتاب تین جلدیں پر مشتمل ہے۔ اس میں ابوالقاسم نے دانتوں، آنکھوں، حلتوں، مثنا کے آپریشن، ٹولی ہڈی جوڑنے، اُترے ہوئے پھوٹوں اور جوڑوں کو بھٹھانے، خراب عضو کو کاٹنے اور ہر قسم کے پھوٹوں کو چیرنے کی تفصیل بیان کی ہے۔ داغنے کے مختلف آلات اور ان کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا۔ ان آلات کی تصویریں اور خاکے ہیں جن میں کان کے اندر ورنی اعضا کے معائنے کا آله بھی شامل ہے۔ یورپ کی یونیورسٹی میں یہ کتاب صدیوں تک پڑھائی گئی۔ اس کتاب کا ترجمہ لاطینی، فرانسیسی، انگریزی جیسی دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

## (۲) غزل

### ظفر کلیم

**پہلی بات :** صنف غزل عربی اور فارسی شاعری کی روایات اور لفظیات لے کر اردو میں آئی تھی۔ اردو غزل نے ہندوستانی تہذیب کے اثرات بھی قبول کیے۔ جدید اردو غزوں میں جہاں نئے موضوعات اور نئے خیالات ملتے ہیں، وہیں ہندی الفاظ کا استعمال بھی نئے رنگ و آہنگ کا پتا دیتا ہے۔ ذیل کی غزل میں یہ رنگ دیکھا جاسکتا ہے۔

**جان پچان :** ظفر کلیم کا اصل نام شمشیر خاں ہے۔ وہ ۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ناگپور میں پیدا ہوئے۔ عربی فارسی کی تعلیم انھوں نے جامعہ عربیہ اسلامیہ، ناگپور میں حاصل کی۔ ۱۹۸۵ء میں میٹر کا امتحان پاس کیا۔ وہ ۲۰۱۴ء سے ۱۹۹۰ء تک شعبۂ درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ وہ طالب علمی کے زمانے سے ہی شعر کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے ابتداء میں روایتی طرز کی شاعری کی اس کے بعد جدید لب و لمحہ کی طرف راغب ہوئے۔ **طلسم غزل** (۱۹۸۱ء) اور **نواحی حرفِ خوش**، ان کی غزوں کے مجموعے ہیں۔

من میں کیا ہے ، بولنا چپ کیوں ہو ، لب کھولو نا  
 صدقہ تم پر نیند مری میں جاگوں تم سولو نا  
 لب میلے ہو جاتے ہیں عیب کسی کے کھولو نا  
 جھوٹ سے حاصل کیا ہوگا سچ کے موتی رولو نا  
 زہر بھرا ہے سانسوں میں ان میں امرت گھولو نا  
 تن تو دھو دھو صاف کیا من بھی تھوڑا دھولو نا  
 وہ پانی تم آگ ظفر کیا گتھی ہے کھولو نا

### معانی و اشارات

**امرت گھونا** - اچھا برتاؤ/ اچھی باتیں کر کے ماہول کو موافق کرنا  
 To soften the rigidity  
 Secret, puzzle - اُجھن، راز

لب کھونا - کچھ کہنا  
 لب میلے ہونا - براثر پڑنا  
 موتی رولنا - موتی بکھیرنا  
 Say something  
 Resulting bad impact  
 Spreading pearls

## مشقی سرگرمیاں

- ❖ درج ذیل شعر کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔
- ❖ غزل سے صنعتِ تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
- ❖ الفاظ کے درمیان مناسب تعلق پہچان کر جوڑیاں لگائیے۔
- ❖ عیب کسی کے کھولو نا لب میلے ہو جاتے ہیں

متعلقہ لفظ	قافیہ
عیب	بولونا
امر	سولونا
لب	کھولونا
من	رولونا
نیند	گھولونا
چ	دھولونا

- ❖ درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔
- ❖ زہر بھرا ہے سانسوں میں ان میں امرت گھولو نا
- ❖ درج ذیل شعر کی روشنی میں 'شاعر یہ کہتا ہے ..... اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- ❖ تن تو دھو دھو صاف کیا من بھی تھوڑا دھولو نا
- ❖ درج ذیل الفاظ کے لیے غزل میں استعمال کیے گئے الفاظ لکھیے۔

مشکل جسم دل ہونٹ

## آداب معاشرت (Ethics of Social Life)

اضافی معلومات

آداب، ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں طور طریقے۔ آداب معاشرت کا مطلب ہے معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے۔ ہم گھر پر ہوں یا اسکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیرگاہ میں، غرض ہر جگہ ہمیں ان آداب معاشرت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مہذب اور شاستہ کہا جاتا ہے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے افراد آداب معاشرت کا خیال رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور اساتذہ ہمیں بچپن ہی سے آداب معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔

معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی زبان بولتا ہو، اُس کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہو؛ اُس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ معاشرے میں سب کو ہمیشہ سچائی سے کام لینا چاہیے۔ جھوٹ سے پر ہیز کرنا چاہیے۔ فضول اور بے معنی گفتگو نہ کریں۔ بولتے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کریں۔ نرمی سے بات کریں۔ اخلاق سے گری ہوئی گفتگو، گالی گلوچ، چیخ چیخ کر بولنے سے سخت پر ہیز کریں۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے کسی کے دل کو تکلیف پہنچے۔ تحقیق کے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

اگر غلطی ہو جائے تو اس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی غلطی پر شرمندہ ہو اور معافی کا طلب گار ہو تو اُسے سچے دل سے معاف کر دینا چاہیے۔

ہر کام میں سنجیدگی اور وقار برقرار رکھیں۔ اپنی چال میں بھی وقار اور سنجیدگی کا ہونا ضروری ہے۔ غور اور گھمنڈ سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو عاجزی اور انگسار پسند ہے۔ اگر آپ گاڑی چلا رہے ہیں تو پیدل چلنے والوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ اچھی سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔ اسی طرح ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کیے آگے پھیلانا بہت نامناسب ہے۔ صفائی اور پاکیزگی بھی آداب میں شامل ہے۔ ہمیں اپنے لباس اور گھر بار کے ساتھ اپنے گلی محلے، اسکول، گاؤں اور شہر کو بھی صاف ستر کرنا چاہیے۔ اگر ہم ان آداب پر دل و جان سے عمل کریں تو ہمارا معاشرہ پھلے پھوٹے گا اور ہمارا پیارا وطن ترقی کرے گا۔



8PKFN1

## رباعیات



**پہلی بات :** ایک خاص بھر میں چار مصروفوں میں کہی جانے والی نظم کو رباعی کہتے ہیں۔ اس میں کسی خاص مضمون کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ چوتھے مصروعے میں اس کا مفہوم انتہا کو پہنچتا ہے۔ رباعی میں عموماً اخلاقی مضامین ہی برترے جاتے ہیں۔ فارسی میں خمیریات (شراب کے متعلق) کے لیے رباعی معروف رہی ہے۔ اردو میں امجد، اکبر، جگت موهن لال روآن، فرائق وغیرہ مشہور رباعی گو شعراء ہیں۔

### جگت موهن لال روآن

**جان پہچان :** پنڈت بایو جگت موهن لال روآن ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ کے شاعر مولانا عزیز سے وہ شاعری میں اصلاح لیا کرتے تھے۔ بحیثیت رباعی گوان کی اپنی شناخت ہے۔ ان کی رباعیوں میں اخلاقی درس پایا جاتا ہے۔ سادہ اور صاف ستری زبان میں وہ بڑی گہری باتیں اپنی رباعیوں میں بیان کرتے ہیں۔ 'روح روآن' ان کی رباعیوں کا مجموعہ ہے۔ ۱۹۳۲ء میں ان کا انتقال ہوا۔

افلاں اچھا ، نہ فکرِ دولت اچھی  
جو دل کو پسند ہو ، وہ حالت اچھی  
جس سے اصلاح نفس ناممکن ہو  
اس عیش سے ہر طرح کی مصیبیت اچھی

### سلام سندیلوی

**جان پہچان :** سلام سندیلوی قصبہ سندیلے، ضلع ہردوئی میں ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ گورکھپور یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں بحیثیت لکھر تعلیمی خدمات انجام دیتے رہے۔ شاعری میں نگسمیت، غہت و نور اور ساغرو مینا، ان کی اہم کتابیں ہیں۔ 'اُردو رباعیات'، 'ان کا تحقیقی مقالہ' ہے۔

ممکن نہیں یہ کہ ہو بشر عیب سے دور  
پر عیب سے بچیے تا بہ مقدور ضرور  
عیب اپنے گھٹاؤ ، پر خبردار رہو  
گھٹنے سے کہیں ان کے نہ بڑھ جائے غرور

Human	انسان	بشر	-	Poverty	غربی	-	افلاس
As per the capacity	جہاں تک ہو سکے تا بہ مقدور	-	-	Self reform	خود کی درستگی	-	اصلاح نفس

مشقی سرگرمیاں

رباعیات کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطالعہ مکمل ایکھم

- ❖ شاعر کے ان دیشے کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔
  - ❖ ان چیزوں کے نام لکھیے جن سے بچتے کی شاعرنے نصیحت کی ہے۔
  - ❖ رباعی کے قافیے لکھیے۔
  - ❖ ’گھٹنے سے کہیں ان کے نہ بڑھ جائے غرور، اس مصرع کے متضاد الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔
  - ❖ عیب کی جمع لکھیے۔
  - ❖ غرور لفظ سے صفت بنائیے۔
  - ❖ شاعر کے خردار کرنے والی بات کی وضاحت کیجیے۔
  - ❖ رباعی کے موضوع کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
  - ❖ رباعی میں جن کا موازنہ کیا گیا ہے ان کے نام لکھیے۔
  - ❖ اصلاح نفس کے مفہوم کو واضح کیجیے۔
  - ❖ شاعر کی ترجیح کو تحریر کیجیے۔
  - ❖ رباعی کے مرکزی خیال کو تحریر کیجیے۔
  - ❖ رباعی کے قافیے لکھیے۔
  - ❖ ذیل میں دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے۔
  - ❖ افلاس ، پسند ، ناممکن ، مصیبت
  - ❖ ذیل میں دیے ہوئے الفاظ کی جمع لکھیے۔

حَامِدُ اللَّهِ الْفَسَرُ

## حضر کام کروں، راہ نما بن حاوں

اضافی مطالعہ

درد جس دل میں ہو ، اُس کی دوا بن جاؤں      کوئی بیمار اگر ہو ، تو شفا بن جاؤں  
 دُکھ میں ہلتے ہوئے لب کی میں دُعا بن جاؤں  
 اُف ! وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں      روشنی جن میں نہیں ، نور جن آنکھوں میں نہیں  
 میں اُن آنکھوں کے لیے نور و ضیا بن جاؤں  
 ہائے ! وہ دل جو تڑپتا ہوا گھر سے نکلے      اُف ! وہ آنسو جو کسی دیدہ تر سے نکلے  
 میں اُس آنسو کے سکھانے کو ہوا بن جاؤں  
 دور منزل سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی      جب مسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی  
 خضر کا کام کروں ، راہ نما بن جاؤں



## پہلی بات:

اللہ رے ، ذوق دشت نوردی کہ بعد مرگ

ہلتے ہیں خود بخود میرے اندر کفن کے پاؤں

غالب کے اس شعر میں دشت نوردی یعنی گھومنے پھرنے کے ذوق کی بات کہی گئی ہے۔ گھومنے پھرنے یعنی سیر کرنے سے بھی انسان بہت کچھ سیکھتا ہے۔ کتابیں علم کا ذریعہ ہیں لیکن سیر و سیاحت کے ذریعے ہم ان چیزوں اور جگہوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جن کے بارے میں اب تک پڑھتے آتے ہیں۔ ابن بطوطہ کا سفر نامہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ذیل کے سبق میں یوسف ناظم نے شگفتہ انداز میں مہاراشٹر کے ایک اہم شہر پونے کی سیر کو بیان کیا گیا ہے۔

## جان پیچان :

یوسف ناظم ۷ نومبر ۱۹۲۱ء کو مہاراشٹر کے شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عثمانیہ کالج، اورنگ آباد سے ایم۔ اے کیا۔ حکمہ مزدوری میں ملازمت کی اور ڈپٹی لیبر کمشنر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے غزلوں اور نظموں سے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا لیکن طفرو مزاح کے شعبے میں مشہور ہوئے۔ انہوں نے اخبارات میں کالم بھی لکھے۔ ان کی تصانیف میں 'کیف و کم'، 'فٹ نوٹ'، 'البتہ'، 'فقط'، 'ورنہ' وغیرہ نہایت اہم اور مقبول ہیں۔ وہ طویل عرصے تک مہاراشٹر ریاستی اردو اکیڈمی کے رکن بھی رہے۔ انھیں غالب ایوارڈ کے علاوہ کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ ۲۳۔ ۲۰۰۹ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔

اپنے کاروبار کے سلسلے میں اس مرتبہ ہمیں بار بار پونہ جانا پڑا۔ اس شہر کا تلفظ 'پونے' ہے۔ پہلے تو ہم یہ سمجھے کہ یہ پونا کی جمع ہے، جیسے لڑکا لڑکے، بکرا بکرے۔ لیکن معلوم ہوا یہ جمع نہیں، واحد ہے۔ پہلے یہاں ایک مقام 'تھانہ' بھی ہوا کرتا تھا، اب اسے بھی 'تھانے' کہا جاتا ہے۔ پہلے جو نام تھے، غلط تھے۔ اس قسم کی غلطیوں کو درست کرتے رہنا یہاں کی پسندیدہ ہابی ہے۔ پونے، ممبئی سے کوئی سوسوا سو میل کے فاصلے پر ہے اس لیے جو لوگ ممبئی میں رہتے ہیں وہ پونے میں ملازمت یا کاروبار کرتے ہیں اور جو لوگ پونے میں رہتے ہیں وہ ممبئی میں ملازمت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جو روزانہ ممبئی سے پونے اور پونے سے ممبئی آپ ڈاؤن کرتے رہتے ہیں۔ (یہ معاملہ برسوں پہلے ہوا تھا جس پر نہایت ایمان دارانہ طریقے سے عمل کیا جاتا ہے)

ممبئی سے پونے کے سفر کے لیے ہوائی جہاز، ریل گاڑیاں اور بسیں تو خیر ہیں، ان کے علاوہ ٹیکسیاں بھی ہیں جو ہر پانچ منٹ پر مل جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک مرتبہ ملک بھر میں ریل اسٹرائیک ہو گئی تھی (ہو گئی تھی، مطلب اہتمام کے ساتھ کی گئی تھی) اس اسٹرائیک کے زمانے میں پونے اور ممبئی کے درمیان ٹیکسی گاڑیاں دوڑائی جانے لگیں کیونکہ دنیا کے سب کام رُک سکتے ہیں لیکن ممبئی اور پونے کے درمیان آپ ڈاؤن نہیں رُک سکتا۔

اسٹرائیک تو خیر تم ہو گئی لیکن ٹیکسی کا سفر کچھ اتنا مقبول ہوا کہ اب سارا راستہ ٹیکسیوں ہی سے بھرا رہتا ہے۔

پونے کا سفر ہمیشہ کار سے کرنا چاہیے۔ گھاٹ پر مزا آتا ہے۔ یہ گھاٹ زمین سے کافی بلندی پر ہے۔ پہلی مرتبہ ہم اس گھاٹ پر چڑھے تو یہ سمجھے کہ اوپر ہی اوپر چلے جائیں گے لیکن اس میں دوسری طرف اُترنے کا بھی انتظام ہے جو ہمیں پسند آیا۔ چڑھائی اور اُترائی دونوں معقول حد تک خطرناک ہیں۔ اس چڑھائی پر ایسے ایسے موڑ آتے ہیں کہ کیا کسی کی زندگی میں آئیں گے۔ کہیں کہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے راستہ سر پر رکھا ہوا ہے۔ اُترائی کا بھی یہی حال ہے۔ راستہ سامنے نظر نہیں آتا۔ ادب سے جھک کر دیکھنا پڑتا ہے۔ راستے کے دونوں طرف گھری گھری کھائیاں ہیں۔ ان کھائیوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی کتنا نیچے گر سکتا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کو تو کھائیوں کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ موڑ چلانے کا صحیح امتحان اسی گھاٹ پر ہوتا ہے۔

پونے سے ممبئی تک کا راستہ ہمیشہ ریس کورس بنارہتا ہے۔ گھاٹ پر خیر تیز رفتاری کا مظاہرہ نہیں کیا جا سکتا لیکن گھاٹ کے ادھر (یہ بھی تقریباً گھاٹ ہی ہوا)، موڑیں اور گاڑیاں اس تیزی سے بھاگتی دوڑتی ہیں جیسے کوئی مقابلہ ہو رہا ہو۔ یہ راستہ چھوٹے چھوٹے شہروں اور آبادیوں سے بھی گزرتا ہے لیکن کیا مجال کہ کسی گاڑی کی رفتار میں فرق آجائے! سڑک پار کرنے والے آنکھیں بند کر کے سڑک پار کرتے ہیں۔ آنکھیں کھلی رکھنے کی ہمت ان میں نہیں ہوتی۔ خود کو حادثے کا شکار ہوتے کون دیکھ سکتا ہے؟ لیکن اب سڑک پاک کرنے والے لوگ بھی برق رفتار ہو گئے ہیں۔ اپنی جان کے پیاری نہیں ہوتی۔

پونے کے راستے میں لوناولہ اور کھنڈالہ بہت خوب صورت مقامات ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ ایسے حسین و جمیل مقامات پر ایسٹ پتھر، لوہے اور سیمنٹ کے مکانات نہیں بننے چاہیئیں۔ جاپانیوں کی طرح لکڑی کے بننے مکانوں میں رہنے کی عادت یہاں کے لوگوں کو بھی اپنانی چاہیے۔ لوناولہ اور کھنڈالہ کی سبزی دیکھ کر ہمارا جی خوش ہو گیا۔ ایک مرتبہ تو ہمیں شبہ ہوا کہ ہم ہندوستان میں ہیں بھی یا نہیں۔ لوناولہ کی سبزی اتنی مشہور نہیں جتنی یہاں کی چکی، مشہور ہے۔ چکی کو جتنا کیڈبری، کہنا چاہیے۔ یہ چکی سارے ہندوستان میں بھیجی اور پیچی جاتی ہے۔ دلی اور آگرے کی گجک کا جواب یہی چکی ہے۔ کان پور کی روپیوں کا بدل یہی چکی ہے۔ بنارس کے لذوؤں اور متھرا کے پیڑوں کی تجارت کو نقصان پہنچانے والی یہی چکی ہے۔ جو بھی لوناولہ جاتا ہے چکلی کے دس پیکٹ ضرور خریدتا ہے۔ کئی لوگ تو گھر سے نکلتے وقت کوئی سامان ساتھ لے کر نہیں جاتے کیونکہ انھیں واپسی میں چکلی کے پیکٹ خریدنے ہوتے ہیں۔ ہم نے بھی اس کا ذائقہ چکھا۔ جس طرح بعض ادیبوں اور شاعروں کو ان کی حیثیت سے زیادہ شہرت مل جاتی ہے، یہی حال اس چکلی کا ہوتا ہے۔ دلی کی گجک، آگرے کے پیٹھے اور متھرا کے پیڑوں کی بات اور ہے۔

ایک مرتبہ ہم گرمیوں کے دنوں میں اس راستے سے گزرے تو سڑک کی دونوں طرف یعنی سڑک سے ذرا ہٹ کر تربوزوں کی دکانیں نظر آئیں اور ان میں ایسے ایسے تربوز نظر آئے کہ اٹھائے نہ بیٹیں۔ یہ یہاں کا خاص نہیں بلکہ خاص المخصوص پھل ہے۔ ان دکانوں میں جو تربوز نظر آئے، ویسے سرخ اور تر و تازہ تربوز شاید ہی کہیں اور ہوتے ہوں۔ دکانوں پر قاشیں

رکھی رہتی ہیں، سرخابوں سے تجھی ہوئی یہ دکان، بس چاردن کی چاندنی کی طرح ہوتی ہے۔ انجیر بھی بکثرتِ دکھائی دیے۔ یہ پھل ہمیں زیادہ پسند ہے۔ یہ پھل مختصر ہے لیکن جامع۔ انجیروں کو درختوں پر لگا ہوا دیکھنا چاہیے۔ انجیر کے درخت معقول قد کے ہوتے ہیں۔ مناسب قد و قامت کے لوگ بھی چاہیں تو آسانی سے انجیر توڑ لیں۔ یہ نہیں کہ سیڑھی لگائی جا رہی ہے اور ایک ایک پھل کے لیے ورزش ہو رہی ہے۔ یہ تو درخت کی بات ہوئی۔ اب رہے انجیر، تو یہ جب کپنے پر آتے ہیں تو بے ساختہ باچھیں کھول دیتے ہیں۔ یہ کلی کی مسکراہٹ نہیں، باضابطہ قہقہہ ہوتا ہے۔

ایک اور نئے قسم کا پھل ہمیں نظر آیا۔ گول گول اور بیضوی، سیاہی مائل رنگ، جس میں قرمزی رنگ کی جھلک ہو۔ اسے یہاں جامن کہتے ہیں۔ ایسے تزویز اور دلچسپ پھل ہماری طرف ہوتے ہی نہیں۔ اس پھل کے نام پر تو یہاں جامنی رنگ رواج پا گیا۔ جامن کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ اس جادو کی طرح ہوتا ہے جو سر پر چڑھ کر بولتا ہے۔ مطلب یہ کہ اسے کھاؤ تو زبان جامنی ہو جاتی ہے اور گھنٹوں جامنی رہتی ہے۔ ہم نے تو جب بھی جامن کھائے، ہر پانچ منٹ کو اپنی زبان باہر نکال کر دیکھ لی۔ اس میں بھی مزا آیا۔ ایسے چغلی کھانے والے پھل یہاں بہت ہیں۔ جامن کی گھٹھلی، جامن کے درخت کی چھال اور جامن کے درخت کی جڑوں میں حکیموں کی جان اُنکی رہتی ہے۔ مطلب یہ کہ حکیم ان سب چیزوں پر اپنی جان چھڑکتے ہیں اور مریضوں کو چنگی بجا تے اچھا کر دیتے ہیں۔ فیس میں رقم بھی معقول لیتے ہیں لیکن اتنی نہیں کہ ڈاکٹرِ دکھائی دینے لگے۔

مہندی کا درخت بھی ہم نے یہیں دیکھا۔ ہمیں تو یہاں پر ہر جگہ جادو، ہی جادو نظر آتا ہے۔ مہندی کے درخت کی ہری ہری پیتاں پیس کر یہاں کے لوگ ہاتھوں میں لگاتے ہیں۔ یہ ہرے رنگ کا مسالہ رات بھر ہاتھوں میں لگا رہتا ہے اور صبح دھویا جاتا ہے۔ ہاتھ سرخ ہو جاتے ہیں بالکل گلنار۔ یہ عجیب و غریب ملک ہے۔ یہ یہاں کا حسین ترین سنگھار ہے۔ اسے مہندی رچانا کہتے ہیں۔

ہم کہاں سے کہاں بہک گئے۔ کہنا چاہ رہے تھے پونے کی بات اور چل پڑی جامنوں اور مہندی کی بات۔ پونے اچھا خاصاً بڑا شہر ہے اور دن بدن بڑا ہوتا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں آج سے دس بیس سال پہلے تک یہ بڑا پر سکون شہر تھا اور جو بھی اپنے کاروبار سے دست بردار ہوتا تھا (مالازمت سے وظیفے پر بھیجا جاتا) پونے میں زندگی گزارنے کا خواہش مند ہوتا۔ پونے عرصے تک وظیفہ یابوں کا شہر کہا جاتا رہا۔ یہ مقامِ مبینی کے مقابل میں ٹھنڈا ہے۔ (یہ بات ہمیں مبالغہ آمیز نظر آئی) آب و ہوا بہتر ہے۔ (یہ بھی ہمیں افواہ معلوم ہوئی) مبینی کے مقابلے میں پونے ستا ہے۔ (یہ سراسر بہتان ہے) پونے میں اتنی بھاگ بھاگ نہیں ہے جتنی مبینی میں ہے۔ (یہ کچھ کچھ ٹھیک ہے)

پونے میں کنٹونمنٹ یعنی چھاؤنی کا بھی علاقہ ہے اور ہم سے کہا گیا ہے کہ صفائی دیکھنا ہو تو چھاؤنی کا علاقہ دیکھنا چاہیے۔ ہم چھاؤنی کے علاقے میں ضرور گئے لیکن صفائی دیکھنے کی غرض سے نہیں۔ (صفائی ہم نے بہت دیکھی ہے) یہاں کا سب سے مشہور علاقہ دکن ہے۔ اس شہر میں ایک جنمانہ ہے جس کا نام ڈیکن جنمانہ ہے۔ اس لیے پورا علاقہ

ڈیکن مشہور ہو گیا ہے۔ پونے کی ساری آبادی دن میں دو رنہ ایک مرتبہ ڈیکن ضرور جاتی ہے۔ یہ یہاں کا قاعدہ ہے۔ شام کے وقت تو یہاں کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ پورا علاقہ آٹو رکشاوں سے پٹ جاتا ہے اور اس سواری میں جو ہارن لگائے جاتے ہیں ان کی آواز کچھ ایسی خوفناک ہوتی ہے کہ راہ گیر خود اچھل کر پرے ہٹ جاتے ہیں۔ پونے میں آدمیوں اور آٹو رکشاوں کی تعداد برابر ہے۔

پونہ شہر اچھا خاصا ہرا بھرا شہر ہے۔ ہم جب بھی کمپاؤنڈ اور صحن والا گھر دیکھتے ہیں، لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا ابھی تنگ نہیں ہوئی ہے، لیکن آثار بتار ہے ہیں کہ یہ وسعت اور فراخی بس چند سالوں کی مہمان ہے۔ فلیٹ بننے شروع ہو گئے ہیں۔ فلیٹ ہمیں صرف اس لیے بھاتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے بہت قریب آ جاتے ہیں۔ دوسرے کے گھر میں کیا پک رہا ہے یا کیا ہورہا ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ آدمیوں کے اتنے قریب قریب تو رہنا ہی چاہیے ورنہ پھر برادری کیا ہوئی؟

پونے کے لوگ نیچر پرست نظر آئے۔ جو شخص بھی پودوں، پھولوں اور سبزہ زاروں میں دلچسپی لے گا، نیچر پرست کہلائے گا۔ اس سے زیادہ نیچر پرستی کی فرصت اب کسی کے پاس ہے بھی نہیں۔ ہر شخص ورڈز ورٹھ تھوڑے ہی بن سکتا ہے لیکن جگہ پھولوں کی دکانیں اور ان دکانوں میں خریداروں کی بھیڑ دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔ رنگ اور خوبصورتی کیا چیز ہے۔ ہم نے آثارِ قدیمہ، میوزیم، باغ، پارک بہت دیکھے ہیں اس لیے ہم کوئی اور چیز دیکھنا چاہ رہے تھے، وہ ہم نے دیکھ لی؛ پونے فلم انسٹی ٹیوٹ۔ یہی۔ وہ انسٹی ٹیوٹ بھی ہے۔ یہ جگہ بہرحال ہمیں پسند آئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے ہم کسی یونیورسٹی کیمپس جا پہنچے ہوں۔

ہر بڑے شہر میں سینما ہاں اور ہوٹل ہونے ضروری ہیں لیکن اتنے نہیں جتنے پونے میں ہیں۔ یہاں اتنے ہوٹل موجود ہیں پھر بھی لوگوں کو ٹھہرنا کی جگہ نہیں ملتی۔ ریس کے زمانے میں تو سنا ہے باہر سے آنے والے لوگ زبردستی گھروں میں گھس کر ٹھہر جاتے ہیں۔ مبینی کی طرح یہاں بھی ڈبل روٹی کا رواج عروج پر نظر آتا ہے۔ قدم قدم پر ایک بیکری دکھائی دی۔ جسے دیکھو ڈبل روٹی خرید رہا ہے۔

بیکری کے بعد فہرست میں پان کی دکانوں کا نمبر آتا ہے۔ پان یہاں کی مرغوب غذا ہے۔ پانوں کی قسموں میں پونا پان، سب سے زیادہ مقبول پان ہے۔ کلکتہ پان اور بنارسی پان بھی کھائے جاتے ہیں۔ مبینی اتنا بڑا شہر ہے لیکن اس کے نام سے کوئی پان مشہور نہ ہو سکا۔ پونے کا چیوڑا بھی مشہور ہے۔ اسے چوڑا بھی کہتے ہیں۔ یہ طرح طرح کا ہوتا ہے؛ پچیکا، میٹھا، تیز اور بہت تیز۔ پونا چوڑا کھانے سے صحت بخیر ہتی ہے۔ تیسرا نمبر پر منٹھانی کی دکانیں ہیں۔ مبینی اور پونے میں لوگ اپنے منہ کو آرام کا وقفہ (انٹرویل) دینا پسند نہیں کرتے۔ (ہم خود اب اتنا بولنے لگے ہیں کہ کبھی کبھی تو ہمیں سوچنا پڑتا ہے کہ یہ ہم بول رہے ہیں یا کوئی اور) ٹھیک بھی ہے۔ جب آنکھیں اور کان ہمیشہ کھلے رہتے ہیں تو منہ نے کیا قصور کیا ہے کہ اسے بند رکھا جائے۔

سرخابوں سے سمجھی ہوئی - مراد تر بوزوں سے سمجھی ہوئی  
Decorated with slices of watermelon

بیضوی - انڈے کی شکل کا Oval

نیچر پرست - قدرت کا یا پھولوں اور باغوں کا شوقین Naturalist

ورڈز ورثہ - انگریزی کا مشہور شاعر جس نے مناظر فطرت پر نظمیں لکھی ہیں Wordsworth

اپ ڈاؤن - (انگریزی لفظ) آمد و رفت، آنا جانا

Up down

اسٹرائیک - (انگریزی لفظ) ہڑتال Strike

اُترائی - ڈھلان Steepness

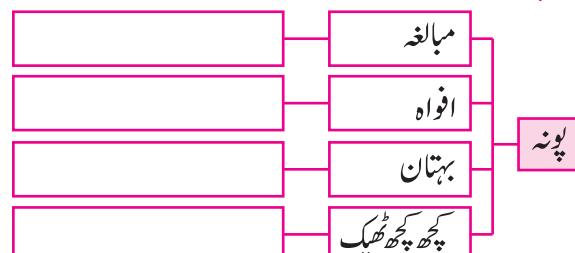
برق رفتار - تیز رفتار Swift

تپیا - ریاضت Austerity

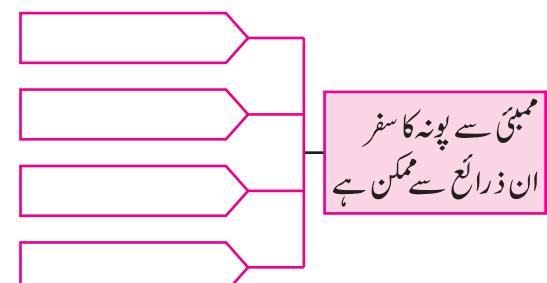
قاشیں - پھولوں کے کیے ہوئے کٹوئے Slices

### مشقی سرگرمیاں

- ♦ ہندوستانی شہروں کے نام دیے ہوئے ہیں۔ اُن کے سامنے لکھیے وہ کس لیے مشہور ہیں۔
- ♦ پونہ کی خصوصیات بیان کیجیے۔
- ♦ پونہ سے متعلق دیے ہوئے الفاظ کے لیے مکمل جملہ لکھیے۔



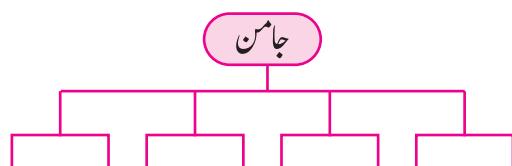
- ♦ پونہ کے مشہور علاقے ڈیکن کے بارے میں معلومات لکھیے۔
- ♦ سبق سے پان کی تین قسموں کے نام تلاش کر کے لکھیے۔



- ۱) لوانوالہ اور گھنڈالہ
- ۲) کان پور
- ۳) بنارس
- ۴) متھرا
- ۵) آگرہ

- ♦ ”تریوں یہاں کا خاص نہیں بلکہ خاص الخاص پھل ہے۔“
- ♦ مصنف کے اس جملے کی روشنی میں تربوز کے بارے میں لکھیے۔

- ♦ مصنف کو انحریزیادہ پسند ہیں۔ اس کی وجہ لکھیے۔
- ♦ جامن سے متعلق چار موزوں الفاظ کا انتخاب کر کے خاکہ مکمل کیجیے۔



- ♦ ”مہندی رچانا“ کے بارے میں لکھیے۔
- ♦ مہندی اور پونہ شہر کا موازنہ سبق کی روشنی میں کیجیے۔

### محفّات و نشانات

اُردو لکھنے کے لیے جو سرم الخط استعمال کیا جاتا ہے، اسے نستعلیق کہتے ہیں۔ اس طرز تحریر میں چند مخصوص محفّات اور نشانات کا چلن عام ہے۔ ان کی معلومات آپ کو اُردو پڑھتے وقت مددگار ثابت ہو گی۔

مکمل شعر یا بند لکھنے سے پہلے بنایا جاتا ہے۔	بیت / شعر کا نشان	۔	.1
مصرع لکھنے سے پہلے بنایا جاتا ہے۔	مصرع کا نشان	ع / ا / ع	.2
یہ نشان شاعر کے تخلص پر بنایا جاتا ہے۔	اسے خط بست کہا جاتا ہے۔	۔	.3
تحریر میں فرق کی آخری سطر کے بعد لکھا جاتا ہے۔ انگریزی مخفف ہے۔ تحریر میں فرق کی آخری سطر کے بعد لکھا جاتا ہے۔ انگریزی مخفف ہے۔ وہ مخفف ہے۔ وہ مخفف ہے۔ وہ مخفف ہے۔	یہ ورق الیٹی کا مخفف ہے۔ Please turn over) PTO	و۔ الف	.4
عبارت یا شعر کو مکمل نقل کرنے کی بجائے عبارت کے ابتدائی الفاظ لکھ کر اسے لکھا جاتا ہے یعنی مکمل عبارت مراد ہے۔	یہ ای آخرہ کا مخفف ہے یعنی عبارت کے آخر تک	اخ	.5
عبارت یا متن سے کسی لفظ یا کسی حصے کو حذف یا ختم کرتے ہوئے ان کی جگہ یہ نشان بنایا جاتا ہے۔	کم سے کم تین یا تین سے زائد نقطے	...	.6
عبارت کو دوبارہ نقل کرنے کی بجائے یہ نشان بنایا جاتا ہے یعنی حسب بالا / اوپر کی طرح /	اس کا نام 'ایضاً' ہے۔ Ditto یا do کا بدل	" "—	.7
تحریر میں رقم، تاریخ یا وزن کے ہندسے لکھنے کے بعد اور کبھی کبھی دو یکساں چیزوں کے درمیان یا / or کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔	ترجمہ خط / لکیر	/	.8
قرآن میں مذکور تمام انبیا یا پیغمبروں کے ناموں کے بعد یا اوپر یہ نشان لگایا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں مکمل علیہ السلام پڑھنا چاہیے۔	علیہ السلام کا مخفف	۴	.9
یہ نشان صرف حضرت محمدؐ کے نام یا آپؐ کے صفاتی نام پر لکھا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیے۔	صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف	صلی اللہ علیہ وسلم	.10
حضرت محمدؐ کے اُن ساتھیوں کے ناموں پر لکھا جاتا ہے جنہوں نے آپؐ کو اپنی زندگی میں دیکھا ہوا اور جن کی موت ایمان پر ہوئی ہو۔ انھیں صحابی اور صحابیہ کہتے ہیں۔ اسے دیکھ کر ہمیں مکمل رضی اللہ عنہ یا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، پڑھنا چاہیے۔	رضی اللہ عنہ (مذکور کے لیے) اور رضی اللہ عنہا (مؤوث کے لیے) کا مخفف ہے۔	رض	.11
مذہب اسلام کے اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے ناموں پر لکھا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر مکمل رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ، پڑھنا ہے۔	رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے۔	رح	.12

## خط نویسی



# تحریری سرگرمیاں

خط لکھنا ایک فن ہے۔ خط میں اپنے خیالات و احساسات کو مختصر اور جامع انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں خط کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔ سابقہ جماعتوں میں آپ زبان و ادب کے مشہور افراد کے خطوط کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ہم اپنے متعلقین کو پابندی سے خلکھا کرتے تھے لیکن ٹیلی فون، موبائل، ای میل اور رابطے کے دیگر جدید ترین وسائل کے مروج ہو جانے کی وجہ سے خطوط کا لکھنا کم ہوتا جا رہا ہے لیکن خط کے ذریعے تبادلہ خیالات میں کمی آجائے کے باوجود اس کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خط کی دو فرمیں ہیں۔

### غیر رسمی خط

رشته داروں، دوستوں وغیرہ کو لکھا جانے والا خط

موجودہ دور میں خط لکھنے کے لیے ای میل اور دیگر تکنیکی وسائل کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ مستقبل میں ان وسائل کا بہت زیادہ استعمال ہو گا اس لیے تکنیک کے پیش نظر خط نویسی کے اس طریقے کو متعارف کیا جا رہا ہے۔

### رسمی خط

عریضہ، درخواست، کاروباری خط

### غیر رسمی خط

تاریخ

القب و آداب

احوال کا اظہار اور خیریت پری

آپسی معاملات کا اظہار

رشته اور تعلق کے لحاظ سے جملے

اختیلی کلمات

مکتوب نگار کے دستخط

نام اور پتا

### رسمی خط

تاریخ

مکتب الیہ کا نام، عہدہ

رابطہ کا پتہ

القب

مقصد

خط کا مضمون: تمہید، موضوع کی مختصر تفصیل، تجویز

مکتب نگار کے دستخط

نام اور پتا

انسلاکات: اگر خط / عرضے کے ساتھ کوئی دستاویزی کا غذ مسلک کیا جا رہا ہے تو اس کا تذکرہ۔

**جانچ کے نکات:** پانچ نمبرات پر مشتمل اس تحریری سرگرمی کی قدر پیائی کے لیے خط، خط کا خاکہ، مقصد، القاب، نفسِ مضمون اور پیشکش کے پیش نظر نمبرات دیے جائیں۔ نفسِ مضمون پر خاص توجہ دی جائے۔

## نمونہ سرگرمی برائے خط نویسی

دیے گئے کل مہارا شتر مقابلہ دینیات سلسلہ نمبر ۳، سے متعلق اعلانیے کو بغور پڑھیے اور ہدایت کے مطابق سرگرمی کو مکمل کیجیے۔

اُردو پروگریسوی ٹچر س ایجوکیشنل کلچرل سوسائٹی (UPTECS)  
کے زیر اہتمام

## کل مہارا شتر مقابلہ دینیات سلسلہ نمبر ۳

مقام : اے۔ آر۔ ایم ملٹی پرپر ہال، نانڈگاؤں

بروز پیر اور منگل، کیم اور ۲ جنوری ۲۰۱۸ء

**مضمون نویسی**

بروز منگل، ۲ جنوری ۲۰۱۸ء  
صحیح نوبجے تا دو پھر ایک بجے

### عنوانات

- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
- سرورِ کونین کے فرمان اور ہم
- محمدؐ امن اور سلامتی کے علمبردار

### تقریبی مقابلہ

بروز پیر، کیم جنوری ۲۰۱۸ء  
صحیح ۹ بجے تا شام

**سینئر گروپ**  
جماعت نہم تا دہم

**جونیئر گروپ**  
جماعت پنجم تا هشتم

انعامات: اول: شیلڈ + 2500 روپے نقد + سرٹیکیٹ

دوم: کپ + 2100 روپے نقد + سرٹیکیٹ

سوم: گفتہ پیپر + 1700 روپے نقد + سرٹیکیٹ

آپ کو مدعو کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس کرتے ہیں۔ اُمید کہ مقابلے میں شریک ہو کر محبت و عقیدت کا ثبوت دیں گے۔

سکریٹری

المنتظرین

صدر

**سوال ۱:** آپ کے چھوٹے بھائی نے اس تقریبی مقابلے میں اول انعام حاصل کیا ہے۔ اسے تہنیتی خط لکھیے۔

**سوال ۲:** آپ کے دوست نے مضمون نویسی مقابلے میں حصہ لیا۔ انعام نہ ملنے کی وجہ سے بہت مایوس ہے۔

حوالہ افزاں کے لیے خط لکھیے۔

**سوال ۳:** انھی تاریخوں میں آپ کے اسکول میں 'سالانہ تقریب' کا انعقاد ہوا ہے۔ آپ کے اسکول کے طلباء

اس مقابلے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اس کے لیے معدرنی خط صدر و سکریٹری کے نام لکھیے۔

(نکات میں اضافے کی اجازت ہے۔)

## خلاصہ نویسی

تلخیص یا خلاصہ نویسی دراصل پڑھے گئے لسانی مواد کی تفہیم کے حاصل کی جائج ہے یعنی طلبہ نے مثال کے طور پر جو سبق پڑھا تو اسے سمجھ کر وہ پڑھے گئے مواد کو اپنے لفظوں میں کس حد تک بیان کر سکتا ہے۔ تفصیلی مواد کا خلاصہ تحریر کرنا اہم تحریری مہارت ہے۔ اس سرگرمی کو فروع دینے کے لیے خلاصہ نویسی کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ خلاصہ صرف سطروں کی کانت چھانٹ یا جملے کم کر کے لکھنا نہیں ہے بلکہ کسی مفصل خیال کو جامع اور مختصر انداز میں تحریر کرنا ہے۔

- خلاصہ تحریر کرنے سے قبل - ☆**  
عبارت کو دو تین مرتبہ غور سے پڑھ لیا جائے۔
- ☆**  
عبارت کے مرکزی خیال کو اچھی طرح ذہن شین کر لیا جائے۔
- خلاصہ تحریر کرتے وقت - ☆**  
عبارت کے جملے، الفاظ، تراکیب کو ہو بہو نقل نہ کیا جائے۔
- ☆**  
صرف مرکزی خیال اور اہم نکات کو اختصار کے ساتھ اپنے جملوں میں لکھا جائے۔
- ☆**  
خلاصے کی عبارت ادھوری محسوس نہ ہو اور نہ ہی کسی نکتے کو نظر انداز کیا جائے۔

### خلاصے کا نمونہ - ۱

#### ☆ دیے ہوئے اقتباس کو پڑھ کر خلاصہ لکھیے۔

احاطے کے شماری گوشے میں ایک نیم کا درخت ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک وارڈر نے اس کی ٹہنی کاٹ ڈالی تھی اور جڑ کے پاس پھینک دی تھی۔ بارش ہوئی تو تمام میدان سر سبز ہونے لگا۔ نیم کی شاخوں نے بھی زرد چیڑھے اُتار کر بہار کی شادابی کا نیا جوڑا پہن لیا۔ جس ٹہنی کو دیکھو ہرے ہرے پتوں اور سفید سفید پھولوں سے لدرہی ہے لیکن اس کٹی ہوئی ٹہنی کو دیکھیے تو گویا اس کے لیے کوئی انقلاب حال ہوا ہی نہیں، ویسی ہی سوکھی پڑی ہے۔

یہ بھی اس درخت کی ایک شاخ ہے جسے برسات نے آتے ہی زندگی اور شادابی کا نیا جوڑا پہننا دیا۔ یہ آج بھی دوسری ٹہنیوں کی طرح بہار کا استقبال کرتی ہے مگر اب اسے دنیا کے موسمی انقلابوں سے کوئی سروکار نہ رہا۔ بہار و خزاں، گرمی اور سردی، خشکی و طراوت اس کے لیے سب یکساں ہو گئے۔

کل دوپہر کو اس طرف سے گزر رہا تھا کہ یکاکی اس شاخ بریدہ سے پاؤں ٹکرا گیا۔ میں رُک گیا اور اسے دیکھنے لگا۔ میں سوچنے لگا کہ انسان کے دل کی سرز میں کا بھی یہی حال ہے۔ اس باغ میں بھی امید و طلب کے بے شمار درخت اُگتے ہیں اور بہار کی آمد کی راہ تکتے رہتے ہیں لیکن جن ٹہنیوں کی جڑ کٹ گئی اُن کے لیے بہار و خزاں کی تبدیلیاں کوئی اثر نہیں رکھتیں۔ کوئی موسم بھی انھیں شادابی کا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔

## خلاصہ - ۱

احاطے کے گوشے میں نیم کا درخت ہے۔ وارڈ نے اس کی ٹہنی کاٹ کر پھینک دی۔ بارش ہوئی تو میدان اور نیم کی شاخوں پر ہریاں اور سربزی آگئی۔ درخت کی ٹہنیاں ہرے پتوں اور سفید پھولوں سے لدگئی مگر کٹی ہوئی ٹہنی یونہی سوکھی رہ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ موسم کی تبدیلی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سب موسم اس کے لیے یکساں ہو گئے۔ ٹہنی کی اس حالت کو دیکھ کر احساس ہوا کہ انسان کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ جو لوگ حق کی جڑ سے کٹ گئے ان پر کوئی بات اثر نہیں کرتی۔

**جانچ کے نکات:** جانچ کے دوران خیالات کا تسلسل، متن کا مرکزی خیال، صحتِ زبان اور اختصار کا خصوصی خیال رکھا جائے۔

## درسی، غیر درسی اقتباس پر مبنی سرگرمیاں

اقتباس پر مبنی سرگرمیاں دراصل تفہیم، انطباق، استعمال اور ذاتی رائے کی جانچ ہے۔

### اقتباس کا انتخاب:

- ۱۔ درسی یا غیر درسی اقتباس ۱۳۰ تا ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔
- ۲۔ اقتباس مکمل ہو۔ ادھوراپن محسوس نہ ہو۔
- ۳۔ اقتباس غور و فکر اور تحریک دینے والا ہو۔
- ۴۔ اقتباس سے متعلق آزادانہ رائے دی جاسکتی ہو۔

### سرگرمیاں:

- |                               |  |
|-------------------------------|--|
| ۱۔ $\frac{1}{2} \times 4 = 2$ | تفہیم کی جانچ کے لیے چار آسان معروضی سرگرمیاں                  |
| ۲۔ $2 \times 1 = 2$           | انطباق کی جانچ کے لیے ایک آسان تفصیلی سرگرمی                   |
| ۳۔ $1 \times 2 = 2$           | استعمال کی جانچ کے لیے قواعد یا ذخیرہ الفاظ پر مبنی دوسرگرمیاں |
| ۴۔ $1 \times 1 = 2$           | ذاتی رائے کے اظہار کی جانچ کے لیے ایک سرگرمی                   |

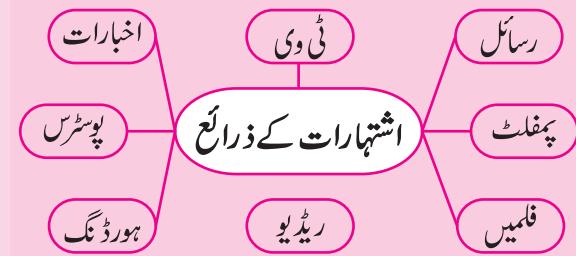
### جانچ کے نکات:

- ۱۔ تفہیم اور ذخیرہ الفاظ پر مبنی سرگرمیاں - جواب ہدایات کے مطابق ہوں۔
- ۲۔ انطباق پر مبنی تفصیلی سرگرمی - اقتباس کی روشنی میں، مواد کے اعتبار سے تین تا چار جملوں میں لکھا گیا ہو۔
- ۳۔ قواعد - ہدایت کے عین مطابق ہو۔
- ۴۔ ذاتی رائے - مواد کے اعتبار سے، خیالات، مشاہدات، ذاتی مطالعے پر مبنی ہو۔ املے اور قواعد کا خیال رکھا گیا ہو۔

## اشتہارنویسی

آج کا زمانہ اشتہارات کا زمانہ ہے۔ اشتہارات ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ تجارت کو فروغ دینے اور تجارتی مال کے تعارف اور اس کے لیے اشتہارات بہت ضروری ہیں۔ اخبارات، پوسٹرس، ہورڈنگ، ٹی وی، انٹرنیٹ اور دیگر رابطے کے تکنیکی وسائل اشتہارات کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اشتہار میں تصویریوں، جملوں اور ان کی مناسبت پیش کش کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ (اسکولی سطح پر امتحانی نقطہ نظر سے اس سرگرمی میں تصویر/فوٹو ضروری نہیں ہے) دلچسپ اشتہار کے لیے یاد رکھیں ...

- ☆ ہم صوت الفاظ، دلچسپ جملوں اور آفر کا مناسب استعمال ہو۔
- ☆ اشتہار کے جملے تحریک دینے والے اور اعتقاد ظاہر کرنے والے ہوں۔ ☆ جاذب نظر ترتیب اور تفصیل ہو۔
- ☆ کمپنی کا نام، پتا، پروڈکٹ کی تفصیل اور پرکشش آفر واضح ہوں۔



اشتہار کا نمونہ

## ریڈی مکس ہر بلس

لائے ہیں خاص ماہ صیام میں

سخت گرمی اور پیاس کی شدت میں  
تازگی اور ٹھنڈک کا احساس پیدا کرے

روح میں تازگی لائے  
خوشگوار زندگی کا احساس دلائے

1 لتر، 2 لتر اور  
5 لتر پلاسٹک بوقل  
اور کین میں

**شربت صحبت افزایش**  
تازہ چھلوں، قدرتی جڑی بوٹیوں سے کشید کیا ہوا  
الکھل، مصنوعی رنگ اور مضر اشیاء سے پاک

تین  
الگ الگ  
ذائقوں میں

ڈسٹری بیوٹر: تاز ریمیڈیز  
سرورے نمبر ۹۱، فارمیٰ گنر، سپاہ گاؤں

مینوپیکر: ریڈی مکس ہر بلس، انڈیا  
گلشن انڈسٹری میل ایریا، سانانہ خورد  
۲/۳

**جانچ کے نکات:** اس سرگرمی کے لیے چھے نمبرات مختص ہیں۔ جانچ کرتے وقت اشتہار کی مناسبت سے نکات اور زبان کے استعمال کو مد نظر رکھا جائے۔

## خبرنگاری

موجودہ زمانہ عام معلومات میں اضافے کا زمانہ ہے۔ خبریں عام معلومات کا بہترین وسیلہ ہیں۔ جدید مواصلاتی ٹکنالوژی اور ذرائع ابلاغ و نشریات کی وجہ سے دنیا سمٹ کر ایک گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ دنیا میں کہیں بھی واقع ہونے والے سانحات اور حادثات کی خبریں پل بھر میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہیں۔

خبر دراصل واقعے یا حادثے کا حقیقی بیان ہوتا ہے۔ خبر کا مقصد معلومات دینا، حالات سے متعلق بیداری پیدا کرنا اور حالات کی حقیقی معلومات بہم پہنچانا ہے۔ اس لیے آج خبریں زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔ طلبہ میں خبر لکھنے اور بیان کرنے کا طریقہ اور سلیقہ پروان چڑھے، اس لیے 'خبرنگاری' کی تحریری مہارت کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

### خبرنگاری کے اہم نکات

- ۱) سرخی - مکمل خبر کی آئینہ ہوتی ہے اس لیے جملے حرفوں میں سرخی لکھیں۔
- ۲) ذرائع - خبر دینے والے ذرائع کا تذکرہ کریں۔
- ۳) بیان - واقعہ یا حادثہ ہونے کے بعد خبر دی جاتی ہے اس لیے خبر میں ماضی کا صیغہ استعمال کریں۔
- ۴) تفصیلات : خبر میں پہلے واقعے یا حادثے کا تذکرہ ہو پھر اس کی تفصیلات ہوں۔

خبرنگاری کے لیے یاد رکھیں ...

- ۱) حادثے یا واقعے کی مکمل اور صحیح معلومات دی جائے۔
- ۲) دن، تاریخ، وقت، مقام کا تذکرہ کیا جائے۔
- ۳) حادثے یا واقعے کی اصل حقیقت بیان کی جائے۔
- ۴) مقامی حالات اور تاثرات کا تذکرہ کیا جائے۔
- ۵) خبر کو ذاتی خیالات اور جانبداری سے پاک رکھا جائے۔

خبر کے نمونے

## موئی ہائی اسکول، خیرآباد میں اپنی نوعیت کا منفرد کریئر گائیڈلنس پروگرام

مالیگاؤں، کیم جنوری ۲۰۱۸ (نامہ نگار کے ذریعے) : ابتداء میں اسکولی طالبات نے قرأت، حمد، نعمت پیش نشاندہی کی۔ چارڑڑا کا امنیتیں بیٹھن صاحب (این امید فاؤنڈیشن کے یوم تاسیس کے موقع پر قلب شہر کی۔ امید فاؤنڈیشن کے جزل سکریٹری ایم۔ علی بی ایوسی ایسٹ) نے شعبہ کامرس سے متعلق میں واقع موئی ہائی اسکول، خیرآباد کے وسیع میدان نے تعارفی واستقلالیہ کلمات پیش کیے اور گلے کر رہنمائی کی۔ محترمہ نسیم قریشی نے مقابلہ جاتی میں شہر کے اردو میڈیم طلبہ و طالبات کی تعلیمی اور مہمانان و ٹکپر رز کا خیر مقدم کیا۔ اسکول کے امتحانات کی مفید معلومات دی۔ موئیشنل پکچرر پیشہ و رانہ رہنمائی کے لیے یک روزہ امید۔ کریئر سپر وائز ریحان ہدامی نے تفصیل سے اغراض و متین حفظ نے شہر اور یہود شہر مختلف شعبہ حیات گائیڈلنس، یکھر و نمائش کا انعقاد کیا گیا جس میں مقاصد اور امید کی کارکردگی و عزم ایمان کیے۔ کریئر میں شہر کے سرگرم نمائندہ افراد کو روں ماؤں کے طور میڈیل، کامرس، انجیئرنگ اور مقابلہ جاتی کاؤنسلر عابد علی نے میڈیل، پی ایمیڈیل اور پر اسٹچ پر پیش کیا اور ان کی زندگی کے نشیب و فراز امتحانات کے ماہر اساتذہ نے پاور پوائنٹ فارمیسی کو رسیس سے متعلق رہنمائی کی۔ مرتضیٰ اور لعلی سرگرمیوں سے متعلق طلبہ کو معلومات دی۔ پرینٹیشن، چارٹس، ماؤس اور شارٹ فلموں کے انصاری نے داخلہ امتحانات MHCET، NEET، IIT، JEE کے ذریعے طلبہ کی رہنمائی کی۔ انتظام پر اپنی ٹیڈی ٹسٹ کے طریقہ کار، ضروری دستاویز وغیرہ سے متعلق مفید و اے اس پروگرام کی طبلہ، سرپرست اور اساتذہ نے ذریعے افرادی رہنمائی کا بھی اہتمام تھا۔ اس معلومات دی۔ ڈاکٹر عقیل شاہ نے اس پروگرام کی نظمت مفید اور کارآمد کریئر گائیڈلنس تقریب کی صدارت امتحانات کی تیاری پر فصلی روشنی ڈالی۔ محترم مشتاق بالترتیب کاشف ارسلان اور سعد الحجم نے کی۔ معروف کریئر کاؤنسلر مختار یوسف انصاری نے کی۔ عباس نے گورنمنٹ کالج اور دیگر معیاری کالجز کی مصعب عمیر کے شگریے پر پروگرام کا انتظام ہوا۔

**جائج کے نکات:** خبر کی سرخی جو کہ خبر کا نچوڑ ہوتی ہے، واقعہ کب ہوا، کہاں ہوا، کیوں ہوا اور کیسے ہوا، تسلسل، خبر کے اہم نکات کی وضاحت۔

## کہانی نویسی / واقعہ نگاری

کہانی یا واقعہ سلسل سے بیان کرنا مہارت کا کام ہوتا ہے۔ عموماً اس کے لیے نکات، اشارے یا تصاویر دی جاتی ہیں جن کی مدد سے کہانی یا واقعہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ کہانی نویسی یا واقعہ نگاری میں مشاہدہ، تخيّل اور خیالات کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

کہانی یا واقعہ لکھنے وقت 'مرکزی خیال' کے ساتھ درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

(۱) کہانی / واقعہ لکھنے کے لیے موضوع کا انتخاب

(۲) موضوع کے مرکزی خیال کی مناسبت سے کردار یا کرداروں کا تعین

(۳) واقعہ اور کردار کا تعلق

(۴) اس تعلق کے اثر سے واقعہ / ماجرے کی تشکیل

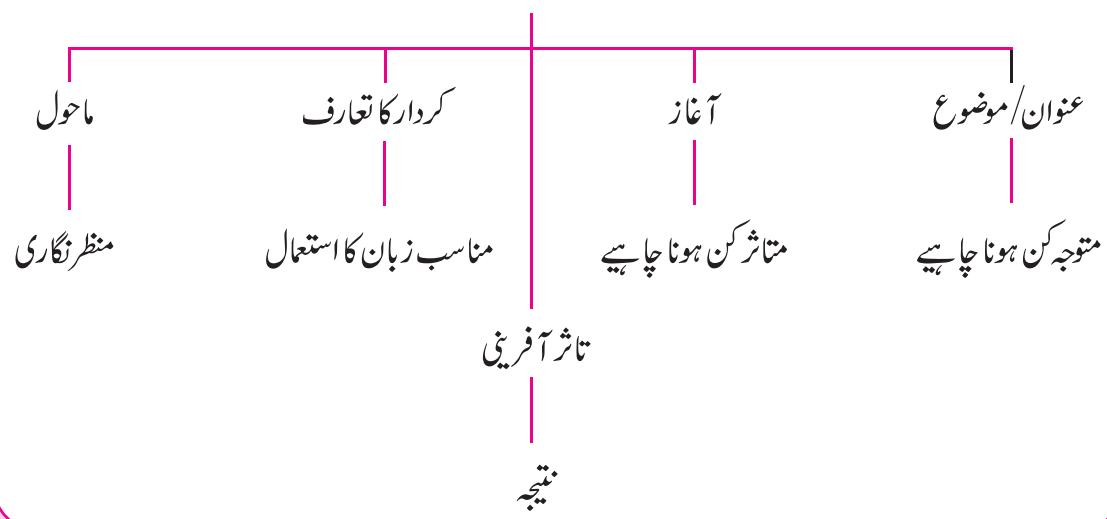
(۵) واقعہ / ماجرے کے واقعاتی اجزاء میں ربط

(۶) واقعہ / ماجرے کے بیان میں مناسب زبان کا استعمال

(۷) واقعہ کا متاثر کرنے نتیجہ

(۸) واقعہ / کہانی کے لیے موضوع سے مناسبت رکھنے والا عنوان

### واقعہ / کہانی



**جانچ کے نکات:** اس سرگرمی کے لیے چھے نمبرات مختص ہیں۔ جانچ کے لیے مناسب عنوان، مرکزی خیال، مؤثر انداز بیان، خیالات میں ربط، کردار سے متعلق مکالمے، علامات اوقاف کا استعمال، زبان کی صحت، نتیجہ وغیرہ نکات کو ملاحظہ رکھنے ہوئے نمبرات دیے جائیں۔

## مضمون نویسی

کسی عنوان کے تحت اپنے خیالات کو تسلسل اور ربط سے نثر میں تحریر کرنا مضمون نویسی کہلاتا ہے۔

مضمون کے تین اہم حصے ہیں: (الف) تمہید (ب) نفسِ مضمون (ثبت نکات / منقی نکات) (ج) اختتام

**تمہید :** تمہیدی جملے عنوان سے متعلق مختصر اور دلچسپ ہوں یعنی تمہیدی پیراگراف ایسا ہو کہ قاری پورا مضمون پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔

**نفسِ مضمون :** عنوان سے متعلق ذاتی خیالات، مشاہدات، تجربات، عام معلومات، اقوال، اشعار کو سلسلہ وار تحریر کیا جائے۔ اس میں ثبت اور منقی دونوں نکات شامل کیے جائیں تو نفسِ مضمون جامع اور مدلل ہو گا۔

**اختتام :** اختتامی پیراگراف میں مضمون کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اختتام پر لطف، جامع اور نتیجہ خیز ہونا چاہیے تاکہ قاری پر اس کا اثر دیر پار ہے۔

### مضمون نویسی کے لیے اہم



(نوٹ : اس حصے میں ذاتی خیالات پر بنی مضمون، آپ بیتی، تصوراتی و تخيلاتی مضامین شامل ہیں۔)

**جائنجو کے نکات :** موضوع سے متعلق مناسب تمہید، نفسِ مضمون (موضوع کی ضرورت کے لحاظ سے ثبت و منقی نکات)، جامعیت، دلائل، نتیجہ۔



महाराष्ट्र राज्यीय पाठ्यक्रम संस्थान द्वारा  
प्रकाशित निगमनीय मंडळ, परभणी

बागे उर्दू (उर्दू) इ. १०वी उर्दू भाषा

₹ 42.00